سلسلہ کتب علوم البیوع برائے غیر عربی دان

سلسلة تفقيه طالب علم ونصاب مدارس

الحمد للہ!! پہلی قسط ۵ مجلدات میں

Volume
5/5

اسلامی نظامِ اقتصادیات برائے قدیم وجدید معاملات مالیہ

(قدیم وجدید اصولی فقہی مباحث کا مجموعہ)

Islamic Economic System
to solve the ancient & contemporary affairs

الحقيبة الإقتصادية

نظام الاقتصاد الإسلامي لحل المعاملات المالية القديمة والمعاصرة

اعداد واشراف مجموعہ اسلامی اقتصادیات:

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.
+91 92906 21633 (whatsapp only)

مجموعہ اسلامی اقتصادیات

1 فقه المعاملات المالية المعاصرة

2 منحة العلام – كتاب البيوع

3 قواعد في البيوع

4 علوم البيوع

5 منظومة القواعد الفقهية

ABM PrintTime

عن الكتاب

نام کتاب: منظومة القواعد الفقهية

مؤلف: عبد الرحمن بن ناصر السعدی

سنِ طباعت: 1428ھ – 2007م

ناشر: المراقبة الثقافية

ملک: المملكة العربية السعودية

مختصر شرح، مثالیں و بعض فقہی نکات: شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

ABM PrintTime

منظومة القواعد الفقهية

مؤلف: علامہ عبدالرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ

مختصر شرح، مثالیں وبعض فقہی نکات:

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

- 185 فقہی نکات ودلائل ومسائل برائے تفقیہ طالبِ علم وبرائے نصاب مدارس اسلامیہ ومبتدئین مادہ فقہ
- 1000 سے زائد طلبہ مستفید ہوئے اس کتاب سے الحمدللہ

Author :
Shaikh Arshad Basheer Umari Madani
Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

ABM PrintTime

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد:

☆کچھ کتاب کے بارے میں

- الحمدللہ اس کتاب میں 185 فقہی نکات جمع کرنے کا اللہ نے موقع دیا
- منظومۃ القواعد الفقہیہ کے 49 بند (لائن) ہیں۔اس کے مؤلف شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ ہیں جو سعودی عرب کے کبار علماء کے استاذ رہے ہیں۔
- سعودی کے کئی علماء کی شروحات کو سامنے رکھ کر میں نے اپنی یہ کتاب اردو میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

☆ شروحات، کتب اور مؤلفین جن سے مجھے شرح کتاب قواعد فقہیہ میں مدد ملی:

1. شرح الشیخ عبد الرحمن السعدی
2. الشیخ شعد الشثری
3. الشیخ مشیقیح
4. الشیخ خالد الثبت
5. الشیخ ابن عثیمین
6. الشیخ سلیمان الرحیلی
7. قواعد ابن رجب
8. الشیخ محمد ہادی مدخلی
9. الشیخ صالح فوزان
10. الشیخ بن باز
11. امام شاطبی، امام ابن قدامہ کی المغنی، امام نووی کی المجموع
12. قواعد نورانیہ ابن تیمیہ اور مجموع فتاوی
13. کتب ابن قیم
14. تخریجات الشیخ البانی، الاختیارات الفقہیہ اور التعلیقات الرضیہ، تمام المنہ اور سلسلہ
15. المجلہ
16. القواعد الخمسہ الکبری / الاشباہ والنظائر امام سیوطی
17. عماد علی جمعہ
18. شیخ محمد شنقیطی

ABM PrintTime

☆قواعد فقہیہ کس کے لیے؟

- مدارس سے فارغین کے لیے
- عربی جاننے والوں کے لیے
- وہ داعی جو دین کو گہرائی سے پڑھنا چاہتے ہیں

☆ہدیہ تشکر

اس موقع پر میں سب سے پہلے اللہ رب العالمین کا شکر بجالاتا ہوں کہ جس نے مجھے توفیق بخشی، اور پھر اپنے والدین، افراد خاندان اور سارے محسنین کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی محبتوں، محنتوں اور دعاؤں سے میرے کام انجام پائے۔

اور اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء ورفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا؛ خصوصًا شیخ عبد اللہ عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمر آباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجے -باذن اللہ- میں اس قابل بنا، اللہ ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے۔ آمین!

والسلام

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ABM PrintTime

مُقَدّمَة

1.الحمدُ للهِ العليّ الأَرْفَقِ   وجامِعِ الأَشْياءِ وَالمُفرّقِ

ہر قسم کی ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رحم کھانے والا ہے، اور چیزوں کا جمع اور بکھیرنے والا ہے۔

2. ذِي النِّعَمِ الواسِعَةِ الْغَزِيرَه   والحِكَمِ الباهِرَةِ الكَثيرَه

وسیع اور خوب نعمتیں عطا فرمانے والا ہے اور کثیر اور کھلی کھلی حکمتوں والا ہے۔

3. ثُمَّ الصَّلاةُ معْ سَلامٍ دَائِمِ   عَلى الرَّسولِ القُرَشِيِّ الخَاتَم

پھر درود ہو دائمی سلامتی کے ساتھ قریش سے نسبت والے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر

4. وَآلِهِ وصَحبِهِ الأَبْرارِ   الحائِزِي مَراتِبِ الفَخارِ

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک صحابہ پر جو فخر والے مرتبہ پر فائز ہیں

5. اِعْلَمْ هُدِيتَ أَنَّ أفضلَ الْمِنَنْ   عِلمٌ يُزيلُ الشَّكَّ عَنكَ وَالدَّرَنْ

ABM Print Time

جان لیجئے–اللہ آپ کو ھدایت دے–بے شک سب سے افضل احسان ہے ایسا علم جو شک و شھوات کو دور کر دے

6. وَيَكْشِفُ الحقَّ لِذِي القُلُوبِ   وَيُوصِلُ العَبْدَ إِلى المطْلُوبِ

اور حق کو واضح کرے اہل دل کو اور بندے کو مطلوب تک پہنچا دے

7. فَاحْرِصْ على فَهْمِكَ للقَواعِدِ   جَامِعَةِ المَسَائِلِ الشَّوارِدِ

تو حرص پیدا کیجئے قواعد کے فہم کے لئے یہ قواعد بکھرے مسائل کو جمع کرتے ہیں

8. فتَرْتَقِي في العِلْمِ خَيْرَ مُرتَقَى   وتَقْتَفِي سُبْلَ الَّذِي قَدْ وُفِّقَا

تو تم علم میں ترقی کرتے رہو گے اور موفق اہلِ علم کے راستے پر چل پڑو گے

9. وَهَذِهِ قَواعِدُ نَظَمْتُها   مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ حَصَّلْتُها

اور یہ قواعد جنکو میں نے نظم اور منظومۃ کی شکل دی ہے اہلِ علم کی کتابوں سے میں نے ان قواعد کو حاصل کیا ہے وقتاً فوقتاً (وقفہ وقفہ) اور تھوڑا تھوڑا

10. جَزاهُمُ المَوْلَى عَظِيمَ الأَجْرِ   وَالْعَفْوَ مَعْ غُفْرانِهِ وَالْبِرّ

ان سارے لوگوں کو اللہ جزائے خیر عطا فرمائے عفو و درگذر مغفرت و نیکی کے ساتھ

ABM PrintTime

القواعد الفقهية

11– النِّيّةُ شَرْطٌ لِسَابِرِ الْعَمَلْ بِهَا الصَّلاحُ وَالْفَسَادُ لِلْعَمَلْ

ترجمہ:

نیت شرط ہے تمام اعمال کے لیے، اسی کے ذریعہ درستگی اور بگاڑ کا تعلق ہے۔

اس شعر سے متعلق قواعدِ فقہیہ:

- الأُمُورُ بِمَقَاصِدِهَا/
- لاَ ثَوَابَ إِلاَّ بِنِيَّةٍ/
- القُصُودُ مُؤَثِّرَةٌ /
- مَا يُقصَدُ بِهَا

بعض نسخوں میں ; ونيتنا شرط لسائر العمل

دلیل: نیت ہی پر مدار ہوتا ہے عمل کے قبول ہونے اور رد ہونے کا۔ اس کی دلیل یہ قول رسول ﷺ ہے:

"إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيّاتِ"۔ (صحیح بخاری:1)

شرح، مثالیں و بعض فقہی نکات:

1. **المراد بالنية** (نیت سے مراد کیا ہے): النیۃ سے النية الخالصة مراد ہے۔
2. **النية شرط أم ركن (نیت شرط ہے یا رکن)**: شرط عمل سے باہر کی چیز ہے جبکہ نیت داخلی اور خارجی کو محیط ہے اسی لیے بعض علماء کرام نے کہا کہ نیت شرط بھی ہے اور رکن بھی ہے۔

ABM PrintTime

3. **الفرق بين العادة والعبادة**(عادات اور عبادت میں فرق کیسے کریں): آدمی عمل کرتا ہے عادت (نیت تبرد) کے طور پر بھی اور عبادت (نیت جنابہ) کے طور پر بھی، اس لئے ثواب کے لیے نیت شرط رکھی گئی۔ (شیخ السعدی)

4. **الفرق بين أنواع العبادات بالنية:** نیت کے ذریعہ اقسام عبادات میں بھی فرق کیا جاسکتا ہے اور عادت اور عبادت میں بھی فرق کیا جاسکتا ہے۔(شیخ السعدی)

5. **أهمية النية:** نیت ہی پر مدار ہوتا ہے عمل کے قبول ہونے اور رد ہونے کا۔ اس کی دلیل یہ قول رسول ﷺ ہے "**إنما الاعمال بالنيات**" اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح البخاری:1)

نسبت: (1) امام بیہقی نے کہا میرا ارادہ تو یہ ہے کہ ہر باب سے پہلے یہ حدیث لکھوں۔ (2) کسی نے کہا یہ ثلث العلم ہے، (3) کسی نے کہا کہ ربع العلم ہے، (4) بہر حال امام بخاری نے صحیح بخاری کی شروعات "**إنما الاعمال بالنيات**" سے کی ہے۔ یعنی اس کے آنے والا ہر باب ایک عمل کا تقاضہ کرتا ہے اور ہر عمل نیت صادقہ کا تقاضہ کرتا ہے۔

6. **شروط قبول العمل:** ایمان باللہ کے بعد (1) نیت صادقہ (اخلاص) اور (2) اتباع، دو شرطیں ہیں قبول عمل کے لیے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسلام کا خلاصہ دو سوال و جواب میں ہے، (1) **من تعبد؟** (الاخلاص) (2) **وكيف تعبد؟** (الاتباع)

7. **أهمية النية:** اخلاصِ نیت وہ عظیم شئ ہے جو مباح کام کو کارِ ثواب بنا دیتی ہے۔ کھانا، پینا، سونا، مال کمانا اور نکاح وغیرہ ان کا مقصد حرام سے بچنا ہو تو یہ عبادت اور کارِ ثواب ہے۔

8. **الأمور الفعلية والتركية:** شریعت میں احکامات دو طرح کے ہیں: ایک حکم جس کا مقصد ہے کرنا اور وہ امر بجالانا، اس کے لیے نیت ضروری ہے صحتِ عمل اور ثواب کے لیے۔ جبکہ وہ حکم جس کا مقصد ہے ترک جیسے ازالہ نجاست اس کے لیے نیت شرط نہیں۔ (سعد الشثری) لیکن ازالہ جنابت اور اسی طرح وضوء برائے رفع حدث اصغر و غسل برائے رفع حدث اکبر کے لئے نیت شرط ہے کیوں کہ یہ عبادۃ محضۃ ہے

9. **الأمور بمقاصدها / القصد / القصود مؤثرة**: نیت سے مراد مقصد ہے۔

10. **تعریف الشرط: ما یلزم من عدمه عدم الحکم ولا یلزم من وجوده وجود الحکم ولا عدمه لذاته.**

مثال کے طور پر طہارت شرط ہے صلوۃ کے لیے اگر طہارت نہ ہو تو صلوۃ کا لعدم ہے لیکن طہارت کے ہونے سے نماز کا ہونا لازم نہیں۔(محمد بن ھادی مدخلی، آڈیو کلپ، یوٹوب)

11. **النقد العلمي على القاعدة أو الشعر**: شیخ سعد شثری حفظہ اللہ نے کہا اس قاعدہ پر اعتراض ہے کہ سارے اعمال کے لیے نیت کی شرط کی تعبیر میں دقت نہیں کیوں کہ شرط ہے مامورات جیسے نماز وغیرہ جبکہ وہ حکم جس کا مقصد ترک ہو جیسے ازالۂ نجاست تو اس میں نیت شرط نہیں۔

12. **شرط للصحة وشرط للوجوب والفرق بينهما**: شرط کی دو قسمیں ہیں:ا۔ "شرط للصحۃ" جیسے طہارت، نماز کے لیے طہارت شرط ہے اس کے بنا نماز صحیح نہیں،2۔ "شرط للوجوب" جیسے حج کے لیے استطاعت شرط ہے اس کے بعد بھی خاتون بغیر محرم کے حج کر لے تو حج اس پر واجب تو نہ تھا لیکن حج صحیح ہے (ابن عثیمین) اور مخالفت کا گناہ ہو گا توبہ کرنا ضروری، اگر حج میں محرم کا انتقال ہو جائے تو عورت بغیر محرم کے حج مکمل کر لے، یہ فائدہ ہے شرط وجوب جاننے کا لیکن بغیر محرم کے بلا وجہ حج کی شروعات نہ کرے

13. **الفرق بين العبادة المحضة وغير المحضة**: صحت وضو کے لیے احناف کے پاس نیت کی شرط نہیں کیوں کہ وہ اسے عبادت غیر محضہ مانتے ہیں جبکہ جمہور کی رائے کو راجح قرار دیا گیا کہ وضو عبادت محضہ ہے اور اس کے لیے نیت ضروری ہے۔(ابن رشد، بدایۃ المجتهد)

14. **الفرق بين الركن والشرط والواجب والسنن وتوجيهها**: کیوں فرق کریں ہم رکن واجب اور سنن میں؟، اور رکن اور شرط میں کیا فرق ہے؟

ABM Print Time

اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث المسيء صلاتہ کے مطابق " ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ"(مسلم) اپ ﷺ نے سجدہ سہو نہیں بلکہ دہرانے کے لیے کہا، رکنِ صلاۃ چھوٹ جانے پر رکعت یا پھر مکمل نماز دہرانا پڑے گا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے جب تشہد اول چھوڑا تو نہ رکعت دہرائی نہ نماز بلکہ صرف سجدہ سہو پر اکتفاء کیا۔(صحیح ابن خزیمہ: 1031، السلسلہ الصحیحۃ: 2457)

15. سنن الصلاۃ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر استفتاحِ صلاۃ کي دعا بتائي اس کا مطلب سنت چھوڑنے پر سجدہ سہو بھی لازم نہیں آتا.

اس علم کا فائدۃ یہ ہے کہ رکن، واجب اور سنن کے چھوڑنے پر کیا کریں؟ اسکا جواب ملتا ہے، فرقِ مراتب موجود و ثابت ہے اور ان کے اشکال کا جواب ہے جو یہ کہتے ہیں رکن وواجب اور سنت کی تفریق کی دلیل کہاں ہے؟(الشیخ محمد الشنقیطی یوتیوب ویڈیو)

16. **محل النية القلب أم اللسان؟**: نیت کا محل دل ہے اور الفاظ سے ادائیگی بدعت ہے کیونکہ عبادات کی اصل ہے توقیف:"الأصل في العبادات التوقيف / الأصل في العبادة المنع" یعنی عبادت محضہ کی اصل ہے رکنا جب تک کہ کرنے کی دلیل نہ آجائے۔(الموافقات للشاطبی)

17. **توجيه التلفظ عند الإحرام أو الذبح**: ذبح کے وقت تلفظ ہوتا ہے(بسم الله أكبر، اللهم تقبل منا) اور حج عمرہ کی ابتدا میں بھی(اللهم لبيك حجا، اللهم لبيك عمرة)۔ اس کا جواب علماء نے یہ دیا کہ یہ تلفظ نہیں بلکہ مستقل ایک عبادت ہے جیسے نیت کے بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر سے نماز کی ابتدا ہوتی ہے۔

18. **حكم نسيان التسمية وقت الذبح**: جانور ذبح کرتے وقت عمدًا "بسم اللہ، اللہ اکبر" چھوڑنا فسق ہے اور وہ جانور حلال نہ ہو گا لیکن اگر نسیانا ہو تو فسق شمار نہ ہو گا لہذا مومن کا ذبیحہ بھول جانے کی حالت میں بغیر بسم اللہ کے بھی حلال ہے۔(امام بخاری / شیخ صالح الفوازان)

ABM Print Time

19. خطأیعني چوک سے اگر کوئی منہیات یا ممنوعات یا محذورات کا ارتکاب کرلے "حقوق اللہ" میں تو معاف ہے (بقرہ:286)۔ لیکن حج میں واجب انجانے میں چوک جائے اور چھوٹ جایے تو گناہ نہیں مگر دم واجب ہوتا ہے کیونکہ علماء نے دلائل کی بنیاد پر فرق کیا ہے مأمورات و منہیات میں (مسیئ صلوۃ والی حدیث میں واجبات وارکان چھوٹ گئے اس لیے دہرانے کا حکم ہوا جبکہ نماز مین ایک صحابی نے صلوۃ میں جہل یا غلطی سے بات کی نماز دہرانے کا حکم نہ ملا، اوراسی طرح نقصان کی تلافی ضروری ہے جیسے کفارۃ دیت ہے قتلِ خطا پر.

20. **الفرق بين الصراحة والكناية في الطلاق**: صراحتی کلمات کا معنی ظاہری لیا جائے گا نیت کا اعتبار نہ ہوگا جیساکہ طلاق لیکن کنایتی کلمات کا معنی نیت کے اعتبار سے لیا جائے گا جیساکہ تم کو طلاق ہے (صراحت) اور اپنے گھر چلی جاؤ (کنایہ) ہے۔

21. **يسروا ولا تعسروا**: بعض فقہاء نے جو شدت برتی ہے کہ ہر جزئیات صلوۃ پر نیت مقدم کرنا ہے وہ غلو ہے۔

22. **حكم تغيير النية أثناء الصلاة**: نفل کے دوران فرض کی نیت نہیں بدلی جاسکتی جبکہ فرض کے دوران نفل کی نیت بدلی جاسکتی ہے۔ (سعد الشثری)

التداخل في النية متى يجوز ومتى لا يجوز: اگر دونوں بھی مقصود "مقصود لذاتہ" ہوں تو ایک نیت سے دونوں ادا نہیں ہوتے بلکہ الگ الگ ادا کرنا پڑے گا جیساکہ دو رکعت فجر (فرض اور سنت موکدۃ)۔ لیکن دونوں بھی یکساں مقصود لذاتہ نہ ہوں تو دونوں کو ایک سے ادا کر لیا جاسکتا ہے مثال: اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کے روزوں کا اہتمام کرتا تھا—اور اسی میں ایام بیض آجائیں تو اس کو دہرا ثواب ملے گا۔ یا دونوں میں سے ایک مقصود لذاتہ نہ ہو جیسے تحیۃ المسجد اور صلوۃ الفرض، فرض میں تحیۃ المسجد بھی داخل ہو جاتی ہے۔ اس کو تداخل کہتے ہیں۔

23. **تغییر نیت دورانِ صلاۃ:**

a. مُعَیّن سے معین کی تبدیلی جائز نہیں۔(صلاۃ ضحی کے دوران فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ کی طرف منتقلی جائز نہیں اسی طرح صلاۃ عصر کی منتقلی صلاۃ ظہر کی طرف جائز نہیں۔)

b. مطلق سے معین کی طرف بھی جائز نہیں، نفل دو رکعت سے صلاۃ فجر کی سنت مؤکدہ کی طرف منتقلی جائز نہیں کیونکہ دونوں صورتوں میں شرط نیت ابتدا سے ہونی ضروری ہے۔

c. معین سے مطلق کی اجازت ہے، فرض پڑھ چکا تھا غلطی سے شروع کیا دوران نماز نفل کی نیت منتقل کرنا جائز ہے۔(مجموع فتاوی ابن عثیمین: رقم سؤال 347)

12. الدِّينُ مَبْنِيٌّ عَلَى الْمَصَالِحِ فِي جَلْبِهَا وَالدَّرْءِ لِلْقَبَائِحِ

ترجمہ:

دین مبنی ہے مصلحتوں پر، اچھائی کے کرنے اور برائی کے نہ کرنے میں۔

دلیل:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ.(الأعراف:157)

شرح، مثالیں وبعض فقہی نکات:

24۔ مصلحۃ کی جمع مصالح ہے۔ جو صلاح وفائدہ کی علامت ہے۔

25۔ حِكم وفوائد أحكام الشريعة: شریعت کا ہر عمل کسی نہ کسی مصلحۃ کے تحت ہوتا ہے۔ جس میں انسانون کے لیے فوائد ہیں۔ روحانی اور جسمانی فوائد ہیں۔ مثلا روحانی فائدہ اللہ تعالی نے فرمایا! توحید اختیار کرو اور شرک سے بچو۔

ABM PrintTime

جو شرک کرتا ہے وہ اللہ کی محبت ورحمت سے دور ہو جاتا ہے اگر شرک سے بچے گا تو سکون پائے گا۔

قال تعالی:أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ(الرعد:28)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً.(النحل:97)

مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ (طہ:2)

26۔جسمانی فائدہ:-روزہ رکھنے سے جانبی طور پر چستی وپھرتی آتی ہے جس کے ساتھ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے-حج سے اجتماعیت اور آپسی فہم کا فائدہ ہے۔(درخت کا مقصد پھل ہے ساتھ فائدہ کے طور پر چھاؤں بھی مل جائے تو مزید خوشی کا سبب ہے، مقصود تو اللہ کی خوشنودی ہے لیکن جانبی طور پر کئی مصلحتیں وفوائد اور حکمتیں حاصل ہوتی ہیں جو کبھی معلوم ہوتی ہیں اور کبھی نہیں۔)

27۔مالی فائدہ:-زکوۃ اس کی دلیل "ما نقص مال عبد من صدقة"۔(سنن ترمذی:2325، صحیح)مال خرچ کرنے کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ وہ دل کی بیماری کو ختم کرتا ہے جو صرف مال کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے۔

28۔اهتمام العلماء بمقاصد الشريعة وضرورات الدين:امام شاطبی الموافقات میں، شاہ ولی اللہ محدث دھلوی حجۃ اللہ البالغۃ میں، ابن تیمیہ اور ابن قیم مفتاح دار السعادۃ میں اور شیخ صالح فوزان کی کتاب "الأطعمة" میں طیبات اور خبائث پر حکیمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

حکمت شریعت اور دین کے مبادئ خمسہ / ضروریات خمسہ پر اعلی کتب لکھی ہے۔

1. حفظ الدين (حرمة الارتداد)
2. حفظ النفس (حرمة القتل والغيبة)
3. حفظ العقل (حرمة الخمر)
4. حفظ النسل (حرمة الزنا)

5. حفظ المال (حرمة السرقة)

29. أهمية معرفة المراتب والفروق بين الضرورة والحاجة والتحسينات:

امام شاطبی الموافقات میں لکھتے ہیں: مقاصد شریعت اصول فقہ میں ایک نفیس علم ہے جس کے ذریعہ شارع کا قصد معلوم کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔ (1) ضروریات (2) حاجیات (3) تحسینیات۔

(1) الضرورۃ کی مثال: اضطرار کے وقت اکل حرام کی اجازت۔

(2) حاجت کی مثال: چاندی کے ذریعہ پیالہ کی دراڑ کو جوڑنا۔

(3) تحسینات: سارے کمالیات جن کے بغیر کوئی نقصان یا ضرر و مشقت نہ ہو۔ (زینت)

30. مقاصد شریعت کے موضوع پر جن ائمہ نے سیر حاصل گفتگو کی ان میں: امام جوینی اپنی کتاب "البرھان" میں، امام غزالی اپنی کتاب "المستصفی من علم الأصول" میں، جدید دور میں طاھر بن عاشور و شیخ صالح الفوزان، امام الخضري اور قدماء میں امام شاطبی اپنی کتاب "الموافقات" اور "الاعتصام" میں

13- فَإِنْ تَزَاحَمَ عَدَدُ الْمَصَالِحِ يُقَدَّمُ الأَعْلَى مِنَ الْمَصَالِحِ

ترجمہ:

پس اگر ٹکرا جائیں کئی مصلحتیں مصلحتوں میں سے اونچی مصلحت کو لیا جائے گا۔

- اس سے متعلق قواعد: **أَعْلَى الْمَصْلَحَتَيْنِ**

شرح، مثالیں و بعض فقہی نکات:

ABM PrintTime

31.**المثال التطبيقي الأول**: اگر فرض نماز کے لئے جماعت ٹھہر چکی ہو تو سنت کو اداء کرنے کا وقت نہیں ہے اس لئے فرض پڑھ لیں گے -سنت کے مقابل فرض اعلی ہے۔ حدیث:إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ صَلاَةَ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةُ.(مسلم:1591)

32۔**دلائل:**وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم.(زمر:55)ترجمہ:اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔

33- فَبَشِّرْ عِبَادِ. الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّـهُ ۖ وَأُولَـٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ.(زمر:18)ترجمہ:میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں۔

ABM PrintTime

14– وَضِدُّهُ تَزَاحُمُ الْمَفَاسِدِ   يُرْتَكَبُ الأَدْنَى مِنَ الْمَفَاسِدِ

ترجمہ:

اس کے برعکس مفاسد اگر ٹکرا جائیں (یا اکٹھا ہو جائیں اور ارتکاب لازمی ہو تو)، مفاسد میں سے ادنی کا ارتکاب کرینگے۔

اس سے متعلق قواعد:

(1) أَهْوَنُ البَلِيَّتَيْنِ

(2) أَخَفُّ الضَّرَرين.

شرح، مثالیں و بعض فقہی نکات:

34۔ **دلائل:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی میری قوم نے اسلام قبول کیا ہے۔ اگر مجھے ان کے مرتد ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو میں کعبہ کو ڈھا کر اس کی تعمیر کرتا اس بنیاد پر جس پر ابراھیم علیہ السلام نے تعمیر کی تھی۔ (صحیح بخاری: 1583، صحیح مسلم: 1333)

اگر کعبہ تعمیر کرتے تو اس سے زیادہ فساد برپا ہو سکتا تھا۔

35۔ اگر کسی شخص کے پاس دو ہی کپڑے ہوں۔ ایک ریشم کا اور ایک چوری کیا ہوا۔ وہ ریشم کے کپڑے میں نماز پڑھے گا کیونکہ اس میں صرف حق اللہ تلف ہو گا جبکہ چوری کے لباس میں حق اللہ کے ساتھ حق العباد کی حق تلفی بھی ہے۔

ABM PrintTime

36۔ فوائد و مصلحت:

1. دنیا میں جو بھی خیر ہے وہ توحید سے ہے اور جو بھی شر ہے وہ شرک سے ہے۔
2. صلوۃ، زکاۃ، صوم اور حج سے انشراح صدر، نور وجہ، غم و فکر سے نجات، بدنی قوت و پھرتی اور بوجھل پن سے نجات، رزق کی کشادگی اور مومنوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو گی۔
3. حرام و حلال کے احکامات سے مقصود ہے نقصانات سے بچانا، معاشرہ میں عدل و انصاف قائم کرنا، ظلم سے روکنا، آسانیاں پیدا کرنا، تکلیفوں سے بچانا، دھوکہ اور لڑائی سے بچانا۔

مثلًا مناسب بارش فائدہ مند ہے جبکہ کثرت بارش نقصان دہ ہے اسی طرح حلال فائدہ مند اور حرام کا ارتکاب نقصان دہ ہے۔

4۔ دلائل:

.37

1. ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا جانا شریعت کو دیکر بڑی مصلحت اور احسان عظیم ہے۔(مفتاح دار السعادۃ:302)لَقَدْ مَنَّ اللَّـهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ۔(آل عمران:164)ترجمہ: بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا۔

.38

2. وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ۔(اعراف:157)،ترجمہ: اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔

شیخ صالح فوزان نے اس آیت سے یہ استدلال کیا کہ جو حلال ہو گا وہ طیب ہی ہو گا اور جو حرام ہو گا وہ خبیث ہی ہو گا۔

ABM Print Time

.39

3. وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔(بقرہ:179)،ترجمہ: عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اس باعث تم(قتل ناحق سے) رکو گے۔

.40

4. وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔(انبیاء:107)،ترجمہ:اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔

.41

5. الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔(مائدہ: 3)،ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

42

6۔ مصالح کی دو قسمیں ہیں: 1۔ مصالح معتبرہ (جو شریعت کے موافق)، 2۔ مصالح ملغاہ (جو شریعت کے متصادم)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مصالح مرسلہ کوئی شئ نہیں۔

مصالح کی طرح مفاسد کی دو قسمیں ہیں: 1۔ مفاسد محرمہ، 2۔ مفاسد مکروھہ

43

7۔ مصلحتوں کی ترجیح کا طریقۂ کار:

ABM PrintTime

1. محل خاص کے لیے وارد مشروع کو عمومی مشروع کے مقابلہ میں ترجیح حاصل۔ عام ذکر کو چھوڑ کر نماز کے بعد ثابت اذکار کو ترجیح حاصل ہوگی / اذان کا جواب مقدم ہوگا تلاوت قرآن پر کیونکہ بعد میں اذان آپ کے لیے ہونے والی نہیں لیکن آپ تلاوت مرضی سے پڑھ لے سکتے۔
2. مصلحت حاجیہ مقدم مصلحت تحسینیہ پر۔
3. فرض مقدم ہے نفل پر۔
4. متعدی نفل مقدم ہے لازم نفل پر جیسے نفلی نماز کے مقابلہ بیمار کی تیمارداری۔
5. نفل نماز کے مقابلہ علم کی فرضیت مقدم ہے۔

.44

8۔ مفاسد کے مراتب جاننا ضروری ہے:

محرم کے مقابلہ میں مکروہ

محرم کے مقابلہ میں مشتبہ

کبیرہ کے مقابلہ میں صغیرہ

.45

9۔ مفسدہ جو متعلق ہو اپنی ذات سے دوسرا ہے مفسدہ جو متعلق ہو دوسروں کی ذات سے۔ اپنے کو موت سے بچانے کے لیے خنزیر کھانا حلال ہے لیکن اپنے آپ کو بچانے کے لیے دھمکی دینے والے کی تعمیل میں دوسرے کا قتل جائز نہیں۔

46

ABM Print Time

10۔ حقوق اللہ کی پامالی کی گنجائش ہے مجبوری میں بمقابلہ حقوق العباد کی پامالی (صلوۃ کی ادائیگی کے لیے مجبوری میں استعمال ریشم مقدم استعمال غضب شدہ کپڑے کے) اکل خنزیر حکما مقدم ہو گا اکل الذبیحہ لغیر اللہ کیونکہ محرم خفیف ہے شرک کے مقابلہ میں۔

الأدلة:

(بَالِغْ فِی الِاسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)۔(درء المفاسد اولی من جلب المصالح)۔

ایسے ہی نصوص سے مستنبط ہے۔

47

11۔**المثال التطبيقي:** عدم ماء اور عدم تراب کے موقع پر بالکل نماز چھوڑ دینے کے بجائے بہتر ہے کہ آدمی بغیر طہارت کے نماز پڑھ لے۔ اس لیے کہ قاعدہ ہے (اذا فَاتَ الشَرطُ فَاتَ المَشرُوطُ) پانی اور تراب نہ پایا گیا تو وضو بھی مطلوب نہ ہوا۔ (الشیخ ابن عثیمین)

.48

12.**المثال التطبيقي:** ووٹ نہ دینے سے بڑا ظالم آسکتا ہے تو ووٹ کا استعمال کیا جائے تو کم ظالم آنے کا امکان ہو تو أخف الضررین اور أھون البلیتین پر عمل ہو۔ (خطبۃ جمعۃ: شیخ انیس الرحمن اعظمی)

15.وَمِنْ قَوَاعِدِ الشريعةِ التَّيْسِيرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ نَابَهُ تَعْسِيرُ

ترجمہ:

ABM PrintTime

شریعت کے قواعد میں سے آسانی ہے ہر اس معاملے میں جس میں درپیش ہوتی ہے دشواری۔

اس سے متعلق قواعد:

(1) الـمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِير (2) اِذَا ضَاقَتِ الأُمُورُ اِتَّسَعَتْ

(3)لا ضرر ولا ضرار (4) الضرر يزال

بعض نسخوں میں ہے :

قاعدة الشريعة التيسير

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

الأدلة:

.49

1۔" يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ " ۔(بقرہ:185)،ترجمہ:اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔

.50

2۔يُرِيدُ اللَّـهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ۔(نساء:38)،ترجمہ:اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے۔

.51

ABM PrintTime

3۔فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ۔

(بقرہ:196)،ترجمہ:البتہ تم میں سے جو بیمار ہو،یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو(جس کی وجہ سے سر منڈا لے)تو اس پر فدیہ ہے،خواہ روزے رکھ لے،خواہ صدقہ دے دے،خواہ قربانی کرے۔

الامثلۃ:

.52

* مریض اگر مشقت محسوس کرے تو روزہ چھوڑنے کیلئے عذر شرعی ہے۔

.53

* مریض اگر مشقت محسوس نہ کرے تو روزہ چھوڑنے کیلئے شرعی عذر نہیں۔

.54

* مریض اگر مشقت اور ضرر دونوں کا اندیشہ ہے تو روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ خودکشی اسلام میں حرام ہے۔

.55

* اسی طرح مسافر مشقت محسوس کرے تو ترک روزہ مستحب ہے،اور اگر مسافر مشقت محسوس نہ کرے تو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

.56

4۔وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ۔(حج:78)،ترجمہ:اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔

ABM PrintTime

.57

5۔ بعض عبادات میں مشقت پر اجر ہے لیکن وہ غالبی امر نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی جان بوجھ کر مشقت ڈال لے۔

.58

6۔ جو تکلیف مالایطاق ہو شریعت نے ایسے احکامات جاری نہیں کیے۔(ابن عثیمین)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا(بقرہ:286)

يَسِّرُوا ولا تُعَسِّرُوا، وبَشِّرُوا، ولا تُنَفِّرُوا.(بخاری:69، مسلم:1734)

.59

7۔ جو شریعت نے احکامات جاری کیے اگر اس میں مشقت آئے تو—المَشَقَّةُ تَجلِبُ التَّيْسِير—کے تحت آسانی، نرمی اور تخفیف فرمائی۔(قصر، تیمم، مسح، الصلوۃ بالقعود، جمع بین الصلاتین، حائض سے صلوۃ اور طواف وداع ساقط)

16.وَلَيْسَ وَاجِبٌ بِلا اقْتِدَارِ   وَلا مُحَرَّمٌ مَعَ اضْطِرَارِ

ترجمہ:

اور نہیں ہے واجب بغیر قدرت کے اور حرام نہیں ہے مجبوری کے وقت۔

شعر سے متعلق قاعدہ:

لا وَاجِبَ مَعَ العَجْزِ ولا مُحَرَّمٌ مَعَ اضْطِرَارٍ.

ABM Print Time

شرح مع الامثلہ وبعض فقہی نکات:

دلائل:

60

1- " لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا" (2:286)

61

2- نبی کریم ﷺ کا قول: فإذا أمرتُكم بشيءٍ فأتوا منهُ ما استطعتم . وإذا نهيتُكم عن شيءٍ فدَعوهُ. (صحيح مسلم: 1337)

المثال التطبيقي:

.62

موسوعۃ الفقہ الاسلامی للتويجري: عاجز ہو تو واجب ساقط ہو جاتا ہے۔

.63

1- جو بھی عاجز ہو ادائیگی سے تو شروط، فروض وواجبات ساقط ہو جاتے ہیں اور حسب استطاعت وقدرت وطاقت ادا کرے گا۔

.64

2- اسی طرح جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو کبر سنی یا ایسا مرض جسکے اچھا نہ ہونے کی امید ہو تو روزہ چھوڑے اور روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا

ABM PrintTime

.65

3-اگر کوئی شخص حج کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس پر حج فرض نہیں ہے۔(ال عمران:97)

.66

4-انس رضي الله عنہ جب بوڑھے ہوے تو انہوں نے روزے چھوڑے اور ھر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا(30 مسکین کو کھلایا)،بروایت دار قطنی اس اٰیت پر وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ پر عمل کیا

.67

5-اور اگر سفر کی وجہ سے چھوڑا ہے یا وقتیہ بیماری کی وجہ سے چھوڑا ہو اور پھر اچھا ہو گیا ہو تو عذر زائل ہونے پر قضا کرے گا۔(تغابن:16)

.68

6- شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کہا: اضطرار کی حالت میں، الضرورات تبیح المحظورات کیلئے استدلال سورۃ الانعام کی آیت نمبر119 ہے۔ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ.

.69

7-معرفة الرخصة والعزيمة علم ضروری :

یعنی رخصت وعزیمت کی معرفت ضروری ہے۔اسی طرح مانع، سبب، شرط، رکن، واجب، سنن وعلت ونواقض وموجبات وفساد وبطلان کی معرفت ضروری ہے فَاتَّقُوا اللَّـهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔(تغابن:16)،ترجمہ: پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

.70

8-اگر کوئی شخص ایسا بھوکا ہو کہ اگر وہ نہیں کھائے تو ہلاک ہو جائے گا–اور اس کے پاس صرف حرام غذا ہو تو ایسی حالت میں کچھ کھا سکتا ہے–اس کی دلیل اور "فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ"۔(بقرہ:173)

ABM PrintTime

.71

9-اسی طرح مجبوری میں کفریہ قول سے کافر نہیں ہوتا۔عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مجبوری میں کفریہ کلمہ صادر کیا تو اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کہا دوبارہ ایسی حالت ہو تو ایسا ہی کرنا۔(الحاکم:3362،البیہقی:17350)"إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ"(نحل:106)۔

72

المثال التطبيقي:عدم استطاعت کی شکلیں:

1. عدم وجود جیسے ہاتھ ٹوٹ گیا تو اس عضو پر پانی نہ ہونے کے باوجود وضوء مکمل۔
2. عجز کی وجہ سے عاجز ہو تو کفارہ سے بھر پائی،
3. عاجز ہو وضوء تک پہنچنے سے دشمن کی وجہ سے
4. یا نصف عاجز ہے تو نصف ساقط لیکن باقی میں مطلوب جیسے قیام کر سکتا ہے لیکن رکوع نہیں تو کرسی کا استعمال قیام میں نہیں کر سکتا ہے البتہ رکوع میں کر سکتا ہے۔

نوٹ بلا اختیار کے یا بھول کر یا جہالت میں ارتکاب کرنے سے کیا اثر مرتب ہوتا ہے جاننا ضروری ہے۔احکامات صادر کرنے سے پہلے سائل سے پوچھنا ضروری ہے کہ تم نے یہ کام اختیار سے کیا یا عمداً کیا یا بھول کر کیا یا جہالت میں کیا اس اعتبار سے احکامات مرتب ہوتے ہیں فقہ العبادات میں الشیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے فتاوی میں اسکی رعایت کی ہے۔

ABM PrintTime

17.وَكُلُّ مَحظُورٍ مَعَ الضُّرُورَة   بِقَدْرِ مَا تَحْتَاجُه   الضُرُورَة

ترجمہ:

اور ہر حرام چیز کو ضرورت کے ساتھ اس قدر ہی لیا جائے گا جتنا کے ضرورت کا تقاضہ ہوتا ہے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

73

1۔ضرورت یا مضطر یا مجبوری اس کو کہتے ہیں جس کے چھوڑنے سے ضرر عظیم وہلاکت لاحق ہو جس کا بدل نہ ہو، بعض نے حیات یا عضو کا تلف ہونا مراد لیا۔

74

2۔"ضرورت،حاجت،منفعت،زینت اور فضول" ان پانچوں میں فرق ہے:

ضرورت:نہ کھائے تو مر جائے،ایسی حالت کو ضرورت میں شمار کیا گیا۔

حاجت:پیالہ کو بنانے کے لیے دراڑ کی بھرپائی چاندی سے،یہ حاجت کی قبیل سے ہے۔

منفعت:جس کے فقدان سے ضرر لاحق ہو اور حصول سے نفع۔

زینت:ملنے سے فائدہ ہو اور نہ ملنے سے نقصان نہ ہو۔

فضول:جس کے افراد سے ضرر کا حصول نہ ہو لیکن مجموعہ سے ضرر ہو۔

75

معرفة المراتب والفروق:احکامات میں فیصلہ صادر کرتے وقت ان امور کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے:

ABM PrintTime

1. اکراہ کا ضد اختیار ہے

2. عمداً کا ضد خطأً ہے

3. نسیان کا ضد تذکر ہے

4. عمل کا ضد جہل ہے

5. عاجز کا ضد ہے طاقت اور قدرت۔

76.

3۔ نوٹ: مجبوری کے حل کے لیے راستہ موجود ہو تو محرم کا ارتکاب نہ کریں جیسے اگر عورت مریض ہو تو طبیب عورت کے ہوتے ہوئے طبیب مرد کے پاس نہ جائے۔ اسی طرح مجبوری کا حل اس میں نہ ہو تو بھی محرم کا ارتکاب نہ کریں۔

77

4۔ نوٹ: محظورات کے ارتکاب میں توسع سے بچیں، الضُرورات تُبیحُ المَحظُورَات / تُقَدَّرُ بِقَدرِھا، ضرورت کی حد تک استعمال (غیر باغ ولا عاد)

78

5۔ محظور کا سبب ختم ہوتے ہی ارتکاب چھوڑ دیا جائے جیسے پانی ملتے ہی تیمم کا بطلان لازم آئے گا۔

79

6۔ مجبوری حقوق العباد کو ساقط نہیں کرتی، مثال: اگر اونٹ حملہ کرنے آیا بچاؤ کے لیے اسے مار دیا گیا تو مالک اونٹ کو مطالبہ کا حق نہیں البتہ ایک آدمی مجبور تھا کسی کا اونٹ مار کر کھالیا تو صاحب اونٹ کو مطالبہ کا حق ہے۔

80

ABM PrintTime

7۔ایک آدمی نے اپنے آپ کو بچانے کے لیے کسی کا مال اپنے پر گرتے ہوئے دیکھا تو خود کو بچالیا لیکن مال کو نہ بچاسکا تو اس سے مطالبہ کا حق نہیں، لیکن اگر کشتی میں زائد سامان کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ ہو اور اس نے کسی کا سامان پھینک دیا اور اپنا نہیں پھینکا تو صاحب مال کو مطالبہ کا حق ہے کیونکہ کشتی پر وزن سب کی وجہ سے تھا۔

18. وَتَرْجِعُ الأَحْكَامُ لِلْيَقِينِ   فَلا يُزِيلُ الشَّكُّ لِلْيَقِينِ

ترجمہ:

احکامات پورے کے پورے یقین پر لوٹتے ہیں پس زائل نہیں کرتا ہے شک یقین کو۔

القاعدة: اليَقِيْنُ لاَ يَزُولُ بِالشَّكِّ

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

81

1۔آدمی کے ادراک کے اندر جو خیالات ابھرتے ہیں–اس کی پانچ قسمیں ہیں:

(1)یقین،(2) ظن غالب،(3) ظن مساوی،(4)شک اور(6)وہم۔

82

2۔اگر کوئی شخص مغرب کے لیے وضو کیا عشاء کا وقت آگیا اس کو یقین تھا کہ اس کا وضو باقی رہے گا۔اب اس کو شک ہورہا ہو کہ وضو باقی ہے یا نہیں–تو یہ شک اس کے یقین کو ختم نہیں کرے گا یہ شک شیطان کی طرف سے ہے۔جب

ABM Print Time

تک اصل کو توڑنے والا یقین غالب نہ آجائے۔(إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا)(یونس:36)،ترجمہ: یقیناً گمان، حق (کی معرفت) میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتا۔

83

3۔ جو صبح میں عدم طہارت سے تھا اور ارادہ تھا کہ وضو کرلے، ظہر کے وقت شک آیا کہ وضو کیا یا نہیں، تو اصل کی وجہ سے وہ غیر وضو والا ہی شمار ہوگا۔

84

نوٹ: شیخ بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر شک ہو کہ وضو ہے یا نہیں تو یقین کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا نہ کہ شک یا تردد یا ظن غالب یا ظن مساوی وضو لازم نہیں جب تک کہ وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہوجائے۔

https://binbaz.org.sa/fatwas/4951/%D8%A7%D9%84%D8%B4%D9%83-%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%86%D8%AA%D9%82%D8%A7%D8%B6-%D8%A7%D9%84%D9%88%D8%B6%D9%88%D8%A1

.85

4۔ اسی طرح ہوا خارج ہونے یا نہ ہونے پر شک ہوجائے تو کیا کرے؟

لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.(صحیح بخاری:137)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے یا نہ مڑے، جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

86

5۔ اور اسی طرح نماز کی رکعت میں شک آجائے تو کیا کرے؟

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ۔(سنن نسائی:1239)

ترجمہ:ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب تم میں سے کسی کو اس کی نماز میں شک ہو جائے تو وہ شک کو چھوڑ دے، اور یقین پر بنا کرے۔

87

نوٹ: صبح میں باوضو تھا بعد میں شک طاری ہوا تو اصل کی وجہ سے باوضو ہی شمار ہو گا۔(لیکن یہ مسئلہ فقہاء میں مختلف ہے کیونکہ نماز کو یقینی کیفیت میں ادا کرنا ہے[مالکیہ])اختلاف سے نکلنے اور شکر کی کیفیت سے نکلنے کیلئے احتیاطاً وضو کر لے، لیکن شک کے دروزے کو اتنا وسیع نہ کرے کہ آدمی مجنون یا پاگل شکی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ سمندر سے بھیگ کے آتے ہیں اور کہتے ہیں کیا مجھے پانی لگا تھا تو اس وھمی کیفیت کا شکار نہ ہو ورنہ شیطان پھر کنکر کی طرح کھیلے گا(استاذ جامعہ اسلامیہ نے نقل کیا تھا دوران درس)ایسی کیفیت ہو تو پھر پہلا والا حل ہے جو شیخ بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا واللہ اعلم۔

19. وَالأَصْلُ فِي مِيَاهِنَا الطَّهَارَة وَالأَرْضِ وَالثِّيَابِ وَالْحِجَارَة

ترجمہ:

اور اصل یہ ہے کہ پاک ہے ہمارے پانی، زمین، کپڑے اور پتھر۔

ABM PrintTime

الأصل :القاعدة المستمرة التي نحكم بها.(اور جاری وساری قاعدہ جس پر بنیاد کر کے فیصلہ کرے)وہ قاعدہ جو استمراری طور پر ہمیشہ جاری ہو اسی پر حکم لگانے کو اصل کہا جاتا ہے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

88

1۔ہر چیز کی ایک اصل ہوتی ہے اور اس اصل کے مطابق شيئ کا فیصلہ ہو گا۔

المثال التطبيقي:

89

2۔اگر کوئی شخص گھر غصب کر لے اور اس میں نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی لیکن اس کو گناہ ہو گا چوری کا– نماز ہو جائے گی اس لئے کے نماز کے شرائط پورے ہو رہے ہیں اور زمین کی اصل پاک ہے جب تک کے نجاست کی دلیل نہ آجائے اور چوری سے گناہ ضرور ہو گا لیکن جگہ ناپاک ہونے کی دلیل نہیں۔

90

3۔اس کی مندرجہ ذیل چار شکلیں ہیں:

1. یا تو دلیل واضح ہو اباحت کے لیے تو اباحت کا حکم لگے گا
2. تحریم کی دلیل واضح ہو تو تحریم کا حکم لگے گا۔
3. تحریم اور تحلیل کے دلائل ٹکرا رہے ہوں تو تحریم کو ترجیح ہو گی
4. تحریم و تحلیل میں دلیل نہ ملے یا ہم کو معلوم نہ ہو تو اصل کی بنیاد پر حکم لگے گا۔

91

المثال التطبيقي الأول: پانی کی نجاست کے بارے میں علم نہ ہو تو اصل کی بنیاد پر طاہر ومطہر سمجھا جائے گا کیونکہ پانی کی اصل پاک ہے۔

إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔(سنن ترمذی:66)،ترجمہ: پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا۔(فرقان:48)،ترجمہ:اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔

92

المثال التطبيقي الثاني: زمین کی اصل پاک ہے۔**وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا**۔(صحیح بخاری: 438)،ترجمہ: میرے لیے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

93

المثال التطبيقي الثالث: صحابہ کرام وہ لباس بھی پہنتے تھے جسے کفار نے سیا ہو بغیر دھوئے۔ شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ اصل کی بنیاد پر کفار کے بنے ہوئے یا ان کے پاس سے لائے ہوئے کپڑوں کو پہننا حلال قرار دیا جب تک کہ شریعت سے نہ ٹکرائے۔

94

المثال التطبيقي الرابع: الحجارہ (پتھر) زمین کی قبیل سے ہے۔ زمین کی اصل پاک ہے تیمم وصلاۃ کی ادائیگی کیلئے اسی طرح استنجاء کے ڈھیلے۔

ABM PrintTime

20. وَالأَصْلُ فِي الأَبْضَاعِ وَاللُّحُومِ　　　وَالنَّفْسِ وَالأَمْوَالِ لِلْمَعْصُومِ
21. تَحْرِيمُهَا حَتَّى يَجِيءَ الْحِلُّ　　　فَافْهَمْ هَدَاكَ اللهُ مَا يُمَلُّ

ترجمہ: شادی (نکاح)، گوشت اور جان ومال کے مسائل انسان کے لیے، ان کی اصل حرام ہے یہاں تک کہ حلال کی دلیل آجائے۔ سمجھ لو جو تمھیں لکھایا جارہاہے۔ اللہ تم کو ہدایت دے۔

نوٹ: **مایملُّ**: قرآن میں فلیملل کا کلمہ آیا ہے

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

95

نکاح:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ۔ (مؤمنون:5)، ترجمہ: جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ۔ (نساء:23)، ترجمہ: حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں۔۔۔

1۔ جماع: جماع حرام ہے یہاں تک کہ حلال کی دلیل نہ آجائے۔

2۔ جماع وفروج اصل میں تحریم ہے جبکہ عقدِ نکاح کی اصل حلال ہے جبکہ بعض کے پاس اس کی بھی اصل حرام ہے جب تک حلال کی دلیل نہ آجائے۔

96

عزت وعرض:

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ۔ (حجرات:11)، ترجمہ: ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔

ABM Print Time

نفس:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّـهُ ۔(انعام:151)،ترجمہ:اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو۔

97

نفس:

مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔(صحیح بخاری:2686)،ترجمہ:جس نے کسی ذمی کو قتل کیا،وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

98

اموال:

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ۔(نساء:29)،ترجمہ:اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ۔

اموال:

"فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا".(صحیح بخاری:6043)،ترجمہ:بلاشبہ اللہ نے تم پر تمہارا(ایک دوسرے کا)خون،مال اور عزت اسی طرح حرام کیا ہے جیسے اس دن کو اس نے تمہارے اس مہینہ میں اور تمہارے اس شہر میں حرمت والا بنایا ہے۔

99

لحوم:

1۔لحوم کی اصل حرام ہے شیخ سعدی کے پاس جبکہ شیخ ششری کے پاس حلال ہے۔

ABM Print Time

شیخ سعدی کی دلیل:وَإِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ، وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔(بخاری:5486، مسلم:1929)،ترجمہ:اور جب تم اپنے کتے کو چھوڑو پھر اس کے ساتھ اس کے علاوہ (کوئی کتا) پاؤ تو اس شکار کو مت کھاؤ،اس لیے کہ تم نے «بسم اللہ» صرف اپنے کتے پر پڑھی ہے،دوسرے پر نہیں۔

100

2۔الفرق بین اللحوم والحیوانات فقہیاً (جانوروں میں گوشت میں فرق کیا ہے) فقہاء کے پاس جانوروں کی اصل حلال جب تک کہ حرام کی دلیل نہ آجائے۔ لحوم کی اصل حرام ہے شیخ سعدی کے پاس۔

101

1. الحیوانات: حیوان کی اصل حلال ہے جب تک شریعت سے نہ ٹکرائے مثلاً اگر جانور پنجہ سے اور چیر پھاڑ (کچلی) کر کھاتے ہوں تب حرام کا حکم اس طرح شرعی دلیل کی بنیاد پر حرام کا حکم لگے گا۔(مختصر الفقہ الاسلامی)

جو جانور اور پرندے حرام ہیں:

- یہ وہ جانور اور پرندے ہیں جن کے گندہ و نجس ہونے پر شرعی نص موجود ہے جیسے گدھا، سور
- یا جن کی تحدید پر نص موجود ہے جیسے کچلی کے دانت والے درندے۔
- پنجے کو بنیاد بناتے ہوئے پنجے سے پکڑ کر کھانے والے پرندے
- یا جن کا پلید و ناپاک ہونا معروف ہے جیسے چوہا، کیڑے مکوڑے
- یا جن کے مارنے کا شریعت نے حکم دیا ہے: جیسے سانپ، بچھو،
- یا جن کو مارنے سے منع کیا ہے، جیسے ہدہد اور مینڈھک وغیرہ

ABM PrintTime

- یا جو مرے ہوئے جانور کا بدبودار جثہ کھاتے ہیں جیسے گدھ یا
- جو حلال و حرام کے درمیان پیدا ہوئے ہیں جیسے خچر کو مادہ گھوڑی کے ساتھ گدھے کی جفتی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں
- یا جو مردار یا فسق ہیں اور وہ یہ جانور ہیں جن کو ذبح کرنے کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو یا جنہیں کھانے کی شریعت نے اجازت نہ دی ہو جیسے غصب کیا ہوا اور چرایا ہوا مال۔
- ہر کچلی کے دانت سے شکار پکڑنے والا درندہ جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، تندوا، کتا، لومڑی، سور، گیدڑ بلی، بندر وغیرہ حرام ہے البتہ بجو حلال ہے واضح دلیل (سنن ترمذی: 851) کی بنیاد پر۔ الشیخ الالبانی والشیخ بن باز
- ہر وہ پرندہ جو چنگل (پنجہ) سے پکڑ کر شکار کرتا ہے اس کا کھانا حرام ہے جیسے عقاب، باز، شکرہ، شاہین، باشق، چیل، الو وغیرہ،
- اسی طرح جو پرندے میت کا بدبودار جثہ کھاتے ہیں وہ حرام ہیں مثلاً گدھ، کوا، رخم (گدھے کی ایک قسم) ہدہد، لٹورا، خطاف (ابابیل کی مانند ایک پرندہ) وغیرہ۔
- خشکی کے سارے حیوانات مباح ہیں سوائے ان حیوانات کے جن کا بیان اوپر گزر چکا ہے یا جو انہیں کے مثل ہیں، لہذا بہیمۃ الانعام کا کھانا جائز ہے اور وہ اونٹ گائے اور بکری ان کے علاوہ جنگلی گدھا (Zebra)، گھوڑا، بجو، گوہ، نیلگائے، ہرن، خرگوش، زراف اور سارے جنگلی جانور، کھانا جائز ہے،
- سارے پرندے مباح ہیں سوائے ان پرندوں کے جن کا بیان پیچھے گزر چکا ہے، یا جو انہیں کے مثل ہیں لہذا مرغی، کبوتر، شتر مرغ اور چڑیا وغیرہ کھانا جائز ہے۔

(دیکھیے مزید تفصیلات کے لیے مختصر فقہ اسلامی اردو ترجمہ)

2. **اللحوم:** البتہ لحوم کی اصل حرام ہے جب تک کہ اس کے حلال ہونے کی دلیل نہ آجائے۔

ABM PrintTime

اگر کسی جانور کو تیر لگے پھر وہ پانی میں گر کر مر گیا تو شک واقع ہو گیا کہ تیر سے مرا یا دم گھٹ کر پانی سے مرا تو اصل کی طرف جائیں گے۔ اور اصل حرام ہے۔

الحلالُ بيّنٌ، والحرامُ بيّنٌ، وبينهما مُشَبَّهاتٌ لا يعلمُها كثيرٌ من الناسِ، فمَنِ اتقى المُشَبَّهاتِ استبرَأ لدينِه وعِرضِه. (صحيح البخاري: 52)

22. وَالأَصْلُ فِي عَادَاتِنَا الإِبَاحَة	حَتَّى يَجِيءَ صَارِفُ الإِبَاحَة

ترجمہ:

ہماری عادتوں کی اصل جائز ہے حتی کہ جواز کو ختم کرنے والی دلیل آجائے۔

القاعدة: العادۃ المحکمۃ

شرح ومثالیں و بعض فقہی نکات:

103

1۔ زندگی پوری عبادت ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ (ذاریات:56)، ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (انعام:162)، ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

ABM Print Time

104

2۔عبادت کی دو قسمیں ہیں:

1۔عبادت محضہ

2۔عبادت غیر محضہ (اس قسم کو عادت بھی کہا جاتا ہے۔)

105

عادت (عبادت غیر محضہ) اور عبادت (عبادت محضہ) میں فرق:

عبادہ محضہ (عقیدہ،عبادات وارکان اسلام) کی اصل منع اور توقف ہے جب تک کہ کرنے کی دلیل نہ آجائے۔ **الاصل في العبادة المنع حتى يأتي دليل**.اس کی دلیل ہے یہ آیت:أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ. (شوری:21)ترجمہ:کیاان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔

عبادت غیر محضہ (عادات و معاملات) کی اصل اجازت ہے جب تک کہ روکنے کی دلیل نہ آجائے۔هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔(بقرہ:29)،ترجمہ:وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔

أَنْتُمْ أَعْلَمُ بأَمْرِ دُنْيَاكُمْ. (مسلم:2363)"تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔"

106

ABM Print Time

شرح:

1۔عادات سے مراد وہ کام جس سے تقرب و تعبد نہ ہوتا ہو۔

2۔عادات سے مراد عبادہ غیر محضہ ہے۔

3۔اباحت: جس کے کرنے اور نہ کرنے میں اجازت مساوی ہو۔

4۔نوٹ: عبادہ محضہ و غیر محضہ کی تطبیق کا فیصلہ اہل اجتہاد راسخون فی العلم لینگے جن کو علم ہو، ہر عام آدمی کو اجازت نہیں۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔(بقرہ:29)،ترجمہ: وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔

ABM PrintTime

23- وَلَيْسَ مَشْرُوعًا مِنَ الْأُمُورِ غَيْرُ الذِى فِي شَرْعِنَا مَذْكُور

ترجمہ:

معاملے مشروع نہیں ہیں مگر وہی جو کہ ہماری شریعت میں مذکور ہیں

قاعدہ :۔(الاصل فی العبادۃ المنع)

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

107

1- الأدلة:

آدمی عبادت کے لیے بغیر دلیل کے نئے طریقہ نہ نکالے۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّـهُ۔(شوری:21)،ترجمہ:کیاان لوگوں نے ایسے(اللہ کے)شریک(مقرر کر رکھے)ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔

وَإِيَّاكُمْ وَمُحدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحدَثَةٍ بِدعَةٌ وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلَالَةٌ۔(سنن ابوداود:4607)،ترجمہ: اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا،اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے،اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.(صحیح بخاری)،ترجمہ:جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا کوئی فیصلہ نہیں تھا تو وہ رد ہے۔

108

ABM PrintTime

المثال التطبيقي الأول: ظہر کی نماز میں پانچویں رکعت کا اضافہ عمداً تقرب کی نیت سے ہو تو صرف پانچویں رکعت ہی نہیں بلکہ پوری نماز ہی باطل ہو گی۔

109

المثال التطبيقي الثاني: وضو میں چار مرتبہ کوئی عضو کو دھویا تو چوتھی چیز غلط اصل وضو غلط نہیں۔

110

المثال التطبيقي الثالث:

(1) اصل عبادت ہی گھڑ لے تو بھی غلط

(2) اصل عبادت میں کوئی عدد یا ہیئت یا وقت یا مکان یا اجتماعیت وانفرادیت اپنی طرف سے گھڑ لے تو بھی غلط جب تک کہ دلیل نہ آجائے۔

(کتب الشیخ صالح الفوزان کی طرف رجوع فرمائیں)

ABM Print Time

24. وسائلُ الأمورِ كالمَقاصدِ وَاحْكمْ بهذا الحُكمِ للزَّوائدِ

ترجمہ:

معاملات کے وسائل مقاصد کی طرح ہیں اور تم حکم دو اسی کا حکم زوائد کو۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

111

1۔ ہر معاملہ کے تین پہلو ہوتے ہیں: جانا، پہنچنا اور لوٹنا۔ مثلا: نماز ادا کرنے کے لیے جانا پھر اس جگہ تک پہنچنا اور پھر نماز کے ادا کرنے کے بعد وہاں سے لوٹنا۔

جب بھی کوئی مقصد پورا کرنا ہے تو وسائل کا استعمال کرنا بھی واجب ہے۔ جو حکم مقصد کو لگے گا وہی حکم وسیلہ کو بھی لگے گا۔

112

2۔ اگر کوئی غیر مسلم نماز پڑھ لے تو یہ درست نہیں اس لیے نماز کے درست ہونے کے لیے اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔

113

3- قواعد فقهية

مالا يتم الواجب إلا به فهو واجب

مالا يتم المستحب إلا به فهو مستحب

مالا يتم المحرم إلا به فهو محرم

ABM PrintTime

مالا يتم المكروه إلا به فهو مكروه

مالا يتم المباح إلا به فهو مباح

114

4۔ نماز واجب ہے تو اس کے لیے جانا بھی واجب ہے وہ خود بخود سمجھ لینا چاہیے۔ حکم کی تعمیل کے لیے جو وسائل ممکن ہو اس کا حصول بھی واجب ہو جاتا ہے۔ محرم کا وسیلہ بھی حرام، مکروہ کا وسیلہ بھی مکروہ، مستحب کا وسیلہ بھی مستحب۔

115

5۔ ایک حکم کے تین حصے ہوتے ہیں:

1۔ مقاصد، جیسے صلوۃ

2۔ وسائل، جیسے وضو

3۔ رجوع ہونے تک ثواب ملتا رہے گا جب تک کہ کسی اور مباح کام کی نیت کر کے اس کام پر نہ لگ جائے۔

ABM PrintTime

25. والخطأُ والإكراهُ والنسيانُ   أسْقطه معبودُنا الرحمنُ

ترجمہ:

اور غلطی اور مجبوری اور بھول ساقط کر دیا ہمارے معبود رحمٰن نے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

116

الأدلة:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا.(بقرہ:286)

إنَّ اللهَ تعالى وضع عن أمَّتي الخطأَ ، والنِّسيانَ ، وما استُكرِهوا عليهِ.(صحیح الجامع:1836)

شرح:

117

1۔**خطاء**:بھول چوک،**اسقاط**:اثر کو زائل کرنا

2۔خطا:معنی ضد الصواب یعنی سیدھی راہ کے خلاف-یا-عدم القصد۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً.(نساء:92)

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ.(احزاب:5)

لا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الأَيْمَانَ.(مائدہ:89)

ABM PrintTime

المثال: اگر کسی نے تیر حلال شکار کے لیے پھینکی اور وہ مسلمان کو لگ جائے-(خطاء کی مثال)وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً-(نساء:92)

118

3-نسیان:

المثال: اگر کوئی شخص نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے کسی کام میں مصروف ہو جائے اس قدر کے نماز کا وقت نکل جائے اور وہ بھول کر ابھی تک نماز کے انتظار ہی میں رہے-النسیان کی وجہ سے معفو عنہ ہے یاد آتے ہی پڑھ لے۔مَن نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا.(بخاری:597، مسلم:684)

119

نسیان وخطا کا قاعدۃ:

خطا یعني چوک سے اگر کوئی منہیات یا ممنوعات یا محذورات کا ارتکاب کرلے "حقوق اللہ" میں تو معاف ہے(بقرہ:286)۔ لیکن حج میں واجب انجانے میں چوک جائے اور چھوٹ جاے تو گناہ نہیں مگر دم واجب ہوتا ہے کیونکہ علماء نے دلائل کی بنیاد پر فرق کیا ہے ماٴمورات و منہیات میں (مسیئ صلوۃ والی حدیث میں واجبات وارکان چھوٹ گئے اس لیے دہرانے کل حکم ہوا جبکہ نماز مین ایک صحابی نے صلوۃ میں جہل یا غلطی سے بات کی نماز دہرانے کا حکم نہ ملا، اور اسی طرح نقصان کی تلافی ضروری ہے جیسے کفارۃ دیت ہے قتلِ خطا پر.

120

ABM PrintTime

4-الاکراہ: اگر کوئی مجبور کرے کہ محرم یا کفر کا ارتکاب کرے۔

121

5- مجبوری اس وقت کہیں گے جبکہ وہ اس کے اختیار میں نہ رہے۔

تین اشخاص ہیں۔پہلا شخص دوسرے کو کہے کہ اگر تو تیسرے شخص کو نہیں قتل کرے گا تو میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ اب اگر دوسرا شخص پہلے شخص کی بات کا انکار کرے اور پہلا شخص اسے قتل کر دے تو وہ شہید ہو گا۔اور اگر وہ دوسرا شخص تیسرے شخص کو قتل کر دے تو پہلے اور دوسرے شخص پر قصاص ہو گا۔

مَن قُتِلَ دُون مالِهِ فهو شهيدٌ، ومَن قُتِلَ دُون دمِهِ فهو شهيدٌ، ومَن قُتِلَ دُون دِينِهِ فهو شهيدٌ، ومَن قُتِلَ دُون أهلِهِ فهو شهيدٌ.(ابوداود:4774،ترمذی:1421)

122

6۔اکراہ کی کئی شکلیں ہیں:

1) اکراہ غیر اختیاری۔کسی کو پہاڑ سے پھینک دیا جائے

2) اکراہ غیر اختیاری وملجئ۔کسی کو قتل کی دھمکی کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔(لیکن مجبوری کا دعوی کرکے دوسرے کا قتل نہ کرے اسلام میں حرام ہے کہ معصوم کی جان کو قتل کرے۔

مَن قُتِلَ دُون مالِهِ فهو شهيدٌ، ومَن قُتِلَ دُون دمِهِ فهو شهيدٌ، ومَن قُتِلَ دُون دِينِهِ فهو شهيدٌ، ومَن قُتِلَ دُون أهلِهِ فهو شهيدٌ.)

ABM Print Time

3) اکراہ اختیاری و غیر ملجئ- کسی کو حبس کی دھمکی اگر وہ مطلوبہ چیز نہ کرے۔ حکم یہ ہے کہ مفسدہ اور مضرۃ کو پیش نظر رکھ کر مقارنہ کر کے فیصلہ کرے، ادنی مفسدہ والا کام کرے (سعد الشثری) اسلام اور مقامی قوانین کے خلاف نہ ہو۔

16. لَكِنْ مَعَ الإِتْلَافِ يَثْبُتُ البَدَل وَيَنْتَفِي التَّأْثِيمُ عَنْهُ وَالزَّلَل

ترجمہ:

لیکن نقصان کی وجہ سے اس کا بدلہ لینا واجب ہے۔ نہ اس کو گناہ ہو گا نہ غلطی۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

123

1۔ خطاء نسیان اور مجبوری میں غلطی ہو جانے سے گناہ نہیں ہو گا- لیکن جو نقصان ہو گا اس کا کفارہ ادا کرنا واجب ہو گا

-

124

2۔ مثال: اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو اٹھا کر پھینک دیا کسی تیسرے آدمی پر- اور وہ تیسرا شخص کمزور تھا اور وہ مر گیا تو اس میں دوسرے شخص کا ارادہ نہ تھا اس لئے صرف پہلے والے شخص پر دیت ہو گی۔

125

2- کسی کو ٹائم دیا بھول گیا سامنے والے کا نقصان ہوا تو گناہ تو نہ ہو گا لیکن سامنے والے سے معافی طلب اور نقصان کی تلافی کرنے پڑے گی۔

ABM Print Time

126

3- قتل خطا میں گناہ تو نہیں لیکن دیت تو ہے۔

127

4- اسلامی شریعت میں مجبوری میں کسی کی مرغی کھالیا چوری کا گناہ تو نہ لگے گا لیکن سامنے والے کو راضی کرنے کے لیے کفارہ اور اس کا بدل تو دینا پڑے گا یعنی گناہ معاف ہوتا ہے لیکن اثر جو مرتب ہوتا ہے اس کی تلافی و کفارہ شریعت کے مطابق ادا کرنا ہو گا۔

128

6۔کفریہ جملہ پر مجبور کرے ورنہ قتل کی دھمکی دے تو ایسے وقت کفریہ جملہ کہنے سے کافر نہیں ہوتا۔مَن كَفَرَ بِاللَّـهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ۔(نحل:106)،ترجمہ:جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔

130

*** غرر کثیر غیر مقبول ہے، غرر یسیر معاف ہے۔اس طرح جہالت کثیرہ و مؤثرہ غیر مقبول ہے، لیکن جہالت یسیرہ معاف ہے۔

ABM Print Time

27. وَمِنْ مَسَائِلِ الْأَحْكَامِ فِي التَّبَعِ يَثْبُتُ لَا إِذَا اسْتَقَلَّ فَوَقَعَ

ترجمہ:

متابعت میں بعض مسائل احکام کا حکم حلال ہے جبکہ مستقل طور پر اس کا حکم حرام ہی ہو گا۔

بعض نسخوں میں ہے: فِي التَّبَعِ

القاعدة: يجوز تبعا لا استقلالا

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

131

1۔**المثال الأول:** بیع مجہول ناجائز:-اگر کوئی شخص مرچی کے ڈھیر کو خریدے لیکن ایک مرچی دو ڈھیر کے درمیان میں ہو اور معلوم نہیں کے کس ڈھیر کی ہے-تو اس ڈھیر کے ساتھ اگر وہ شخص اس مرچی کو لے لے تو وہ جائز ہے-(لیکن چھوڑ دے تو بہتر ہے) کیونکہ یہ جہالہ یسیرہ ہے اور تبعی ہے۔

132

2۔**المثال الثاني:** کیڑے کھانا آدمی کی مستقل عادت نہیں ہے-لیکن گر پھل، چاول، وغیرہ میں آجائیں کیڑے اور کوئی کھالے تو کوئی گناہ نہیں-وہ چیز ضمنی طور پر جائز ہو جاتی ہے۔

133

3۔**المثال الثالث:** بیع مجہول حلال نہیں لیکن عمارت کی بنیادیں مجہول ہیں پھر بھی حلال ہیں "جہالہ یسیرہ اور تبعیہ" ہونے کی بنیاد پر۔ حمل بیچنا مستقلاً جائز نہیں البتہ بکری کے ساتھ حمل بھی ہو تو جائز ہے۔

134

4۔**المثال الرابع:** گھر کو اس کے لوازمات کے ساتھ بیچا جاسکتا ہے۔

ABM PrintTime

28. وَالْعُرْفُ مَعْمُوْلٌ بِهِ إِذَا وَرَدَ حُكْمٌ مِنَ الشَّرْعِ الشَّرِيْفِ لَمْ يُحَدّ

ترجمہ:

اور عرف پر عمل کیا جائے گا لیکن ہر اس حکم اور مسئلہ میں جس میں شرعی طور پر تحدید نہ ہو۔

بعض اہل علم نے پڑھا: لم یُحَدَّ یعني جب شرعی حد بندی نہ ہو

بعض نے پڑھا: لم یَحُدْ (حاد۔یحید وحید۔یحاد علي وزن یقام) لم یَحُدْ شرعي حکم آجائے تو اس سے نہ ہٹا جائے گا۔ واللہ اعلم

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

135

المثال الاول: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ عرف کے حساب سے خدمت کا معنی متعین کیا جائے گا جب تک کہ شریعت سے نہ ٹکرائے۔

136

المثال الثاني: اگر کسی کے والدین ہند میں ہوں اور وہ لوگ کسی اور مقام پر رہ رہے ہوں– تو وہ والدین کو اس مقام اور عام رائج کے مطابق ضروریات زندگی کا خرچ دیں گے جو والدین کے شہر میں ہے اور کافی– نہ کے اپنے مقام کے مطابق–

137

المثال الثالث: دو بیویاں الگ الگ ملک یا ایک شہر اور دوسری قریہ میں ہو تو دونوں کے احوال اور جگہ کے مطابق ضروریات زندگی کو فراہم کیا جائے گا۔ وَ عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ (نساء:19)

ABM Print Time

138

الفرق بين العادة والعرف:

وضاحت: عرف اور عادہ میں یہ فرق ہے کہ عادہ کا تعلق افراد سے ہے جبکہ عرف کا تعلق مجتمع سے ہے۔

1-المراد لم يحَدَّ أو لم يحَدْ (شعر کے اختتام پر توقف ہو گا جزم یا سکون سے جبکہ شدہ ہے حقیقتت میں)

2-لم یحد: تحدید نہیں کی گئی ہو۔

139

3-لم یحد کا معنی ہے شریعت میں حد مقرر نہ کی گئی ہو–مثلا: مہر کے بارے میں ہے کہ مہر تم اپنے حساب سے طئے کرلو۔اس کو کہتے ہیں عرف۔

29. مُعَاجِلُ الْمَحظُورِ قَبْلَ آنِه	قَد بَاءَ بِالْخُسرَانِ مَعَ حِرمَانِه

ترجمہ:

جو عجلت کرنے والا ہو منع کی ہوئی چیزوں میں اس کا وقت آنے سے پہلے۔وہ لوٹے گا نقصان (کے ساتھ) اس کی محرومی کے ساتھ۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

140

1۔مثال: وارث اگر مورث کو قتل کردے تو ترکہ سے محروم ہو جائے گا۔ لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. (ابوداود: 4564)، القاتل لا يرث. (سنن الترمذي: 2109)

ABM PrintTime

141

2۔مثال: اگر آدمی مرض وفات میں عورت کو طلاق دے جس کا مقصود ترکہ سے محروم کر دینا ہو تو طلاق کی وجہ سے میراث سے محروم نہیں کیا جائے گا۔(فتاوی علماء البلد الحرام: ص334)

142

3۔مثال: وقت سے پہلے احرام باندھنا اور روزہ رکھنا البتہ حلال ہے۔

ABM PrintTime

20. وإن أتى التحريمُ في نفسِ العمل   أو شرطِه فَذُو فَسادٍ وخَلَل

ترجمہ: اور اگر تحریم نفس عمل میں آجائے یا اس کے شرط میں پس وہ عمل فاسد اور خلل والا ہے۔(غیر مقبول)

القاعدة: النهي يقتضي الفساد وانفكاك الجهة

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

اگر تحریم کا تعلق نفسِ عمل یا شرطِ عمل سے ہو تو وہ عمل فاسد ہو جاتا ہے لیکن اگر خارجِ عمل سے ہو تو عمل صحیح ہو گا لیکن اس کا گناہ الگ سے لکھا جائے گا۔

143

- **تحریم کا تعلق نفسِ عمل یا شرطِ عمل سے نہ ہو**

1۔مثال: اگر کوئی شخص سونے کے برتن سے وضو کرے تو اس کو حرام کے ارتکاب کا گناہ ملے گا لیکن وضو ہو جائے گا ۔کیونکہ سونے کا برتن نہ نفس عمل شمار ہو گا نہ شرط عمل لیکن خارج الماھیہ ہے۔(غسل اور وضو سونے کے برتن میں حرام ہے۔ابن باز)

144

نوٹ: اس طرح کے مسئلہ کو إنفكاك الجهة کہتے ہیں۔مسئلہ ایک ہوتا ہے لیکن اس کے دو رخ ہوتے ہیں۔

145

2۔مثال: نجش ایک غلط عمل ہے لیکن نفس بیع و عقد بیع پر مؤثر نہیں لہذا عقد بیع صحیح ہے۔

146

ABM Print Time

3۔ بیع علی بیع اخیہ غلط ہے لیکن عقد بیع پر موثر نہیں۔ یہ دونوں صورتوں میں داخل الماھیہ نہیں بلکہ خارج الماھیہ ہے۔

147

نفس عمل میں تحریم:

4۔ مثال:

نفس عمل میں تحریم: غروب آفتاب کے وقت نماز مغرب یا نماز میں اکل و شرب یا کلام صریح یا عمداً واجب کا ترک یا نسیاناً رکن کا ترک اور اعادہ نہ کرنا ہے۔

148

شرط میں تحریم:

5۔ مثال

وضو نجس پانی سے جان بوجھ کر

یا جان بوجھ کر جہت قبلہ سے روگردانی

یا عمداً جگہ یا بدن یا کپڑے کو نجاست سے پاک نہ کرے

یا بلا وضو و طہارت کے نماز ادا کرے۔

ABM PrintTime

31. ومُتلِفُ مُؤذِيهِ لَيْس يَضمَنُ بَعْدَ الدِّفَاعِ بِالَّتِى هِيَ أَحْسَنُ

ترجمہ: اور اپنے تکلیف دینے والے کو نقصان پہنچانے والے پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ دفاع کرنے کے بعد اس طریقے سے جو بہتر ہو۔

شرح و مثالیں و بعض فقہی نکات:

149

دلائل:

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ (الشوری:42)

فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ (البقرۃ:193)

150

وضاحت: اسلامی شریعت میں اگر کوئی تکلیف دے۔ اس کو بھی تکلیف دینے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن تکلیف دینے والے سے بدلہ اچھے انداز میں لے۔ تکلیف سے بچنا الگ تکلیف دینا الگ ہے۔ تکلیف دینا اتلاف کی حد تک غلط ہے، تکلیف سے بچتے ہوئے اتلاف ہو جائے تو معفو عنہ ہے بشرطیکہ بدلہ لینا حدودِ شریعت میں ہو۔

وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ (الشوری:41)

151

نوٹ: وقتیہ اپنا دفاع کر لینا الگ بات ہے لیکن قانون کے خلاف جانا جائز نہیں۔

152

ABM PrintTime

نوٹ:((Law of the land))کا خیال رکھا جائے،امن پسند شہری کی علامت ہے کہ قانون کا خیال رکھے اور اسلام بھی أَوْفُوا بِالْعُقُودِ(مائدہ:1)کے تحت معاہدے کی پاسداری کی تاکید کرتا ہے اور لازم کرتا ہے۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے اور بدلہ لینے اور نہ لینے کی تفصیلات علماء سے حاصل کرے اور شریعت اور قانون کے خلاف نہ جائے۔

153

مثال: اسلامی شریعت میں کوئی دانت سے کسی کا ہاتھ کترنے کی کوشش کرے اور وہ ہاتھ کھینچ لے جس کے سبب دانت ٹوٹ جائے تو کفارہ نہیں ہوگا۔ لیکن اب اس کے سارے دانت توڑ دے تو یہ صحیح نہیں۔

154

مثال:اسلامی شریعت میں گھر میں جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو دیت نہیں۔ لیکن سر بھی پھوڑ دے تو صحیح نہیں۔

لَوْ أنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بغيرِ إذْنٍ، فَخذَفْتَهُ بحَصاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ ما كانَ عَلَيْكَ مِن جُناحٍ.

(بخاری:6902،مسلم:2158)

22. و"أل" تُفِيدُ الكُلَّ فِي العُمُومِ فِي الجَمْعِ وَالإِفْرَادِ كَالعَلِيمِ

ترجمہ:

اور"اَل"فائدہ دیتا ہے کل کا کل عموم،جمع میں اور افراد میں جیسے کہ"علیم"جسکے معنی میں عموم ہے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات

155

ABM PrintTime

اسلامی شریعت میں:

العلیم–مثلاً:**العلیم**–ہر بات کا جاننے والا۔

اگر علیم کہیں گے تو پھر اس کے ساتھ اضافہ کرنا پڑے گا کہ علیم بذات الصدور

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (التوبہ:28):سارے مشرک (معنوی وعقیدۃ) نجس ہیں۔(یہ "اَل" کی مثال ہے جمع میں)

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (البقرہ:95):اور اللہ جاننے والا ہے ظالموں کو۔

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ۔ (آل عمران:115):اور اللہ جاننے والا ہے متقین کو۔

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (الحدید3):اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

ABM PrintTime

33. والنَّكِرَاتُ في سياقِ النَّفْيِ تُعطِي العُمُومَ أو سِيَاقِ النَّهْيِ

ترجمہ:

اور نکرات نفی اس کے شروع میں آتے ہیں تو اس میں عموم کے معنی پائے جاتے ہیں، یا نھی اس کے شروع میں آئے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

156

نفی:-وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔ (البقرہ:255)

اس مثال میں شیئ نکرہ ہے اور اس کے شروع میں نفی ہے و لا یحیطون اسلئے معنی ہونگے۔"کوئی احاطہ نہیں کر سکتا اس کے علم میں سے کچھ بھی"۔

157

نھی:-وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ. (القصص:88)

تم مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی بھی دوسرے الہ کو۔

ABM PrintTime

34. كذالك "مَنْ" وَ"مَا" تُفِيدانِ معًا   كُلَّ العُمومِ يَا أُخَيَّ فاسْمَعًا

ترجمہ:

اسی طرح "من" "و" "ما" دونوں فائدہ دیتے ہیں سارے عموم کا اے میرے پیارے بھائی پس آپ سنیئے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات

158

دلائل:

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ.(الزلزلہ:7)

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ.(البقرۃ:197)

فاسْمَعَنْ:نون خفیفہ کو لکھنے کا طریقہ ہے جیسے لَنَسْفَعاً

35. ومِثلُه المفردُ إذْ يُضَافُ فَافْهَمَ   – هُدَيتَ الرُّشْدَ – مَا يُضَافُ

ترجمہ

اور اسی طریقے سے عموم کا معنی دیتا ہے مفرد جب اس کو مضاف کیا جاتا ہے۔ پس جو اضافہ کیا جارہا ہے علم میں آپ سمجھیے–اللہ آپ کو ہدایت دے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات

159

ABM PrintTime

دلائل

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ. (الضحى: 11)

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا. (النحل:18)

بسم الله : شیخ سعدي رحمة الله نے کہا کہ سارے الله کے نام سے شروع کرتا ہوں مطلب ہوگا نہ کے ایک نام سے (تیسیر الکریم الرحمن)

36.وَلَا يَتِمُّ الحُكمُ حَتَّى تَجْتَمِعَ	كلُّ الشُّرُوْطِ والموانعُ تَرْتَفِع

ترجمہ

اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا کوئی حکم یہاں تک کہ جمع ہوجائیں مکمل شرائط اور ختم ہوجائیں موانع۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

160

شروط التکفیر وموانع

شروط:(ابن عثیمین)

1. موجب تکفیر کا علم ہو
2. عمداً ہو موجب کفر
3. تاویل نہ ہو

بغیر ارادہ کے ہو تو اس کی دو شکلیں ہیں:(1) مجبوری ہو،(2) علم نہ ہو۔

تکفیر کے اصول وضوابط

ABM PrintTime

اول: کسی کو کافر یا فاسق قرار دینا ہمارے اختیار میں نہیں ہے، بلکہ یہ اختیار اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے؛ کیونکہ کسی کو کافر یا فاسق قرار دینا ان شرعی احکام سے تعلق رکھتا ہے جن کی بنیاد کتاب وسنت ہوتی ہے، اسی لئے اس معاملے میں انتہائی احتیاط سے کام لینا ضروری ہے؛ اور صرف اسی کو کافر یا فاسق کہا جائے گا جس کے کافر یا فاسق ہونے کے متعلق کتاب وسنت میں دلائل موجود ہیں۔

بنیادی طور پر کوئی بھی مسلمان جب تک وہ علانیہ طور پر دین پر عمل پیرا ہو تو اسے مسلمان ہی سمجھا جائے گا، تا آنکہ شرعی دلائل کی رو سے اس کا دائرہ اسلام سے خارج ہونا ثابت ہو جائے۔

کسی کو کافر یا فاسق قرار دینے میں کوتاہی برتنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں دو بڑی خرابیاں ہیں:

1. کسی پر حکم لگانا درحقیقت اللہ تعالی پر بہتان بازی ہے، نیز کسی پر جو حکم لگایا جا رہا ہے وہ حکم اس شخص کے بارے میں بھی بہتان ہے۔
2. اگر وہ شخص متعلقہ الزام سے بری ہو تو انسان کو برے لقب دینے کے زمرے میں بھی آتا ہے۔

صحیح بخاری: (6104) اور مسلم: (60) میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی کو کافر قرار دیتا ہے تو وہ حکم ان دونوں میں سے ایک پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اسی حدیث کے ایک اور الفاظ یہ بھی ہیں کہ: اگر تو وہ ایسا ہی تھا جیسا اس نے کہا [تو ٹھیک] بصورتِ دیگر وہ حکم اسی پر لوٹ جائے گا۔

دوم: اس لیے کسی بھی مسلمان پر کفر یا فسق کا حکم لگانے سے قبل دو چیزوں کو دیکھنا ضروری ہے:

1. کتاب وسنت میں یہ بات واضح ہو کہ یہ قول یا فعل کفر یا فسق کا موجب ہے۔
2. کفر یا فسق کا حکم معین شخص پر لاگو ہوتا ہو، یعنی کسی کو کافر یا فاسق قرار دینے کی شرائط پوری ہوں اور اسے کافر یا فاسق قرار دینے میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو۔

ABM PrintTime

اس کی اہم ترین شرائط درج ذیل ہیں:

I. مرتکب خطا کو علم ہو کہ اس کی جو غلطی ہے وہ اس کے کافر یا فاسق ہونے کی موجب ہے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:
وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيراً.

ترجمہ: اور جو ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے اسی راستے کے سپرد کر دیتے ہیں جس پر وہ چلا ہے، اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بد ترین ٹھکانا ہے۔(النساء:115)

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْماً بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ .

ترجمہ: اللہ تعالی کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کیا کرتا، تاآنکہ ان پر یہ واضح نہ کر دے کہ انہیں کن کن باتوں سے بچنا چاہیے۔ اللہ تعالی یقیناً ہر چیز کو جاننے والا ہے (التوبہ:115)

چنانچہ اس لیے اہل علم کہتے ہیں: اگر کوئی شخص نو مسلم ہے اور وہ کسی فریضے کا انکار کر دیتا ہے تو وہ اس وقت تک کافر نہیں ہو گا جب تک اسے اس فریضے کے بارے میں بتلانہ دیا جائے۔

II. کسی پر کفر یا فسق کا حکم لگانے کیلیے موانع میں سے ایک یہ ہے کہ کفر یا فسق کا موجب بننے والا عمل غیر ارادی طور پر سرزد ہو جائے، اس کی متعدد صورتیں ہیں، مثلاً:

ABM Print Time

اس سے کفر یا فسق والا عمل جبراً کروایا جائے، چنانچہ وہ شخص جبر کی وجہ سے مجبور ہو کر وہ کام کرے، دلی طور پر راضی ہو کر نہ کرے، تو ایسی صورت میں اسے کافر قرار نہیں دیا جائے گا؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْراً فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.

ترجمہ: جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کیا، اِلا یہ کہ وہ مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو یہ معاف ہے) مگر جس نے رضا مندی سے کفر کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔(النحل:106)

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اسے انتہا درجے کی فرحت، یا غم یا خوف وغیرہ کی وجہ سے معلوم ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ گیا ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم: (2744) میں ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی کو اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جب تم میں سے کسی کی سواری کھلے کھانے پینے کے سامان کے ساتھ چٹیل میدان میں گم ہو جائے اور وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے مایوسی کی حالت میں ہی سو جائے، ابھی وہ اسی افسردگی کے عالم میں ہو تو اپنی سواری پاس کھڑی ہوئی پائے تو وہ سواری کی مہار پکڑ کر شدت فرحت کی بنا پر غلطی سے کہہ دے: یا اللہ! تو میرا بندہ میں تیرا اللہ!

III. ایک مانع یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اس کام میں تاویل کر رہا ہو، مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس کچھ کچی باتیں ہو جنہیں وہ حقیقی دلائل سمجھ کر یہ عمل کر رہا ہو، یا اسے شرعی حجت اور دلیل صحیح انداز سے سمجھ نہ آئی ہو، تو ایسی صورت میں اسی وقت کسی کو کافر قرار دیا جا سکتا ہے جب شرعی مخالفت عمداً ہو اور جہالت رفع ہو جائے، اس بارے میں فرمانِ باری تعالی ہے:

ولَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً

ترجمہ: جن کاموں میں تم سے خطا ہو جائے تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، لیکن [گناہ اس میں ہے جس میں] تم عمداً خطا کرو۔ اللہ تعالی بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (الأحزاب: 5)

ابن تیمیہ رحمہ اللہ "مجموع الفتاوی" (23 / 349) میں کہتے ہیں: "امام احمد رحمہ اللہ نے ان مسلمان خلیفوں پر بھی "رحمہ اللہ" کہتے ہوئے دعا کی ہے جنہوں نے جہمی نظریات سے متاثر ہو کر قرآن مجید کو مخلوق سمجھ لیا تھا اور اسی موقف کے داعی بن گئے تھے، امام احمد نے ان کیلیے دعائے مغفرت بھی کی؛ کیونکہ امام احمد جانتے تھے کہ ان مسلمان خلفائے کرام پر یہ بات واضح ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ [قرآن کریم کو مخلوق مانتے ہوئے] غلط ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا رہے ہیں، نہ انہیں اس بات کا ادراک ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں، انہوں نے تاویل کی تھی اور اسی تاویل میں انہیں غلطی لگی، اور ایسے لوگوں کی تقلید کر بیٹھے جو خلق قرآن کے قائل تھے" انتہی

اسی طرح "مجموع الفتاوی" (12 / 180) کی ایک اور جگہ کہتے ہیں: "کسی کو کافر قرار دینے کے متعلق صحیح قول یہ ہے کہ امت محمدیہ میں سے جو شخص تلاش حق کیلیے جدوجہد کرے اور غلطی کا شکار ہو جائے تو اسے کافر قرار نہیں دیا جائے گا، بلکہ اس کی یہ غلطی معاف کر دی جائے گی۔ البتہ جس شخص کیلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی بات کا علم ہو گیا اور اس کے باوجود ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی مومنین کا راستہ نہ اپنائے تو وہ کافر ہے۔ اور اگر ہوس پرستی کے غلبہ میں تلاش حق میں کوتاہی کا مرتکب ہو جاتا ہے اور لاعلمی کے باوجود شرعی امور میں گفتگو کرتا ہے تو وہ نافرمان اور گناہگار ہے اس لیے وہ فاسق ہو گا، ایسا بھی ممکن ہے کہ اس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے زیادہ ہوں" انتہا

ایک اور مقام (3 / 229) پر آپ کہتے ہیں: "میں ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں اور میرے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں کسی معین شخص کو کافر، فاسق یا گناہگار کہنے کا سخت مخالف ہوں اور اس سے روکتا ہوں، صرف ایک حالت میں [معین طور پر کافر ہونے کا حکم لگاتا ہوں جب] کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص پر وحی کی حجت قائم ہو گئی ہے؛ کہ جس کی مخالفت کرنے پر انسان بسا اوقات کافر، تو کبھی فاسق یا بعض حالات میں گناہگار ہو جاتا ہے۔

ABM PrintTime

اور میں یہ بات پختگی سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے اس امت کے خطا سے ہونے والے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اور خطا سے ہونے والے گناہوں میں وہ اعمال بھی شامل ہیں جن کا تعلق خبری [یعنی نظریاتی] اور عملی [یعنی فقہی] مسائل سے ہے۔ سلف صالحین کا شروع سے اس قسم کے مسائل میں اختلاف چلا آرہا ہے، لیکن ان میں سے کسی نے بھی دوسروں پر کفر، فاسق اور گناہگار ہونے کا فتوی نہیں لگایا"۔۔۔ پھر اس کی مثالیں ذکر کرنے کے بعد کہا:

"میں یہ بات واضح کرتا رہا ہوں کہ سلف صالحین اور ائمہ کرام کی جانب سے مطلق طور پر کسی کی تکفیر کا حکم جو نقل کیا گیا ہے کہ "جو فلاں فلاں بات کہے وہ کافر ہے" یہ بھی حق بات ہے؛ لیکن یہاں مطلق طور پر کسی فعل کے فاعل کو کافر قرار دینا اور معین کر کے کسی کو کافر کہنے میں فرق کرنا انتہائی ضروری ہے۔"۔۔۔ پھر کہتے ہیں: "کسی کو کافر قرار دینا "وعید" سے تعلق رکھتا ہے؛ چنانچہ اگرچہ کسی شخص کی کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر مشتمل ہو لیکن چونکہ وہ نو مسلم ہے اس نے ابھی اسلام قبول کیا ہے، یا کسی [علم و معرفت سے دور] پسماندہ علاقے کا وہ رہائشی ہے تو ایسے شخص کو اس کے انکار اور تکذیب کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیا جائے گا تا آنکہ اس پر حجت قائم ہو جائے؛ کیونکہ ایسا عین ممکن ہے کہ اس شخص نے یہ نصوص سنی ہی نہ ہوں! یا سنی تو ہوں لیکن انہیں سمجھا ہی نہ ہو! یا اس کے پاس اس سے متصادم یا معارض کوئی شبہ ہو جس کی وجہ سے وہ ان نصوص میں غلط طور پر تاویل کرتا ہو۔

میں ہمیشہ صحیح بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اپنے ذہن میں رکھتا ہوں جس میں ایک شخص کا ذکر ہے جو کہ کہتا ہے: (جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر پھر مجھے پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالی نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے اتنا عذاب دے گا کہ کسی کو اس نے اس سے پہلے اتنا عذاب نہیں دیا ہو گا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا، تو اللہ تعالی نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا: اس آدمی کا جو حصہ بھی تمہارے پاس ہے اسے جمع کر دو، تو زمین سے اسے جمع کر دیا اور وہ زندہ کھڑا ہو گیا۔ تو اللہ تعالی نے پوچھا: تمہیں اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: پروردگار! تیرے ڈر سے میں نے ایسا کیا تھا۔ تو اللہ تعالی نے اسے معاف فرما دیا) حدیث میں مذکور اس شخص کو اللہ تعالی کی قدرت میں شک ہوا تھا کہ اگر اسے پیس کر اڑا دیا گیا تو اللہ تعالی اسے دوبارہ زندہ نہیں کر سکے گا، بلکہ اس کا عقیدہ بن گیا کہ وہ دوبارہ زندہ

ABM Print Time

ہی نہیں کیا جائے گا۔ تو یہ بات تمام مسلمانوں کے ہاں متفقہ طور پر کفر ہے؛ لیکن چونکہ وہ اللہ تعالی کی قدرت سے نابلد تھا، اور ساتھ میں اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایمان بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالی نے اسے اسی خوف کی بنا پر بخش دیا۔

تو اب جو شخص اجتہاد کی اہلیت رکھنے والا ہو اور تاویل کر رہا ہوں ساتھ میں اس کی کوشش یہ بھی ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر کاربند بھی رہے تو ایسا شخص حدیث میں مذکور شخص سے زیادہ مغفرت کا حق دار ہے۔" ختم شد

(یہ گفتگو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی کتاب: "القواعد المثلی" کے آخر سے لی گئی ہے، ساتھ میں کچھ اضافے بھی ہیں)

اگر تکفیر کا معاملہ اتنا ہی حساس ہے اور تکفیر میں ہونے والی غلطی کے نتائج بھی بہت سنگین ہیں تو ایک مبتدی طالب علم تو کجا ایک بڑے طالب علم کو بھی ایسے مسائل میں نہیں پڑنا چاہیے، اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم نافع کے حصول کیلیے کوشش کرے جس سے اس کی دنیا اور آخرت دونوں اچھی ہوں۔

سوم:

اس سے پہلے کہ آپ کو اس بارے میں کتابوں کا مشورہ دیں، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اہل علم اور اہل سنت علمائے کرام سے براہِ راست حصول علم کی کوشش کریں؛ کیونکہ یہی وہ طریقہ ہے جو آسان بھی ہے اور پر امن بھی ہے؛ تاہم اس کیلیے شرط یہ ہے کہ آپ صرف انہی سے علم حاصل کریں جن کے علم اور دینداری پر آپ کو اعتماد ہو، وہ متبع سنت بھی ہو اور فکری اور عملی بدعات سے دور بھی ہو۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: "یہ علم دین ہے اس لیے جن سے تم اپنا دین لے رہے ہو انہیں پرکھ لینا" امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب کے مقدمے میں بیان کیا ہے۔

ABM PrintTime

اگر جہاں آپ رہتے ہیں وہاں پر حصولِ علم کیلیے کوئی عالم دین میسر نہ ہوں تو پھر آپ ان کی کیسٹس سے تعاون لے سکتے ہیں، اب تو انہیں سی ڈی پر حاصل کرنا بھی آسان ہو چکا ہے، بلکہ -الحمد للہ- اسلامی ویب سائٹس سے حاصل کرنا مزید آسان ہے۔

اسی طرح آپ کسی بڑے عالم دین نہ سہی لیکن حصول علم کیلیے تڑپ رکھنے والے اچھے اور متبع سنت طالب علم سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں، اور ایسے افراد سے شاید ہی کوئی جگہ خالی ہوتی ہے۔

چہارم:

ہم آپ کو جن کتابوں کو مطالعہ میں شامل کرنے کی تلقین کرتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- تفسیر میں: تفسیر شیخ ابن سعدی، اور تفسیر ابن کثیر۔
- حدیث میں: اربعین نووی مع شرح، اسی طرح جامع العلوم والحکم از ابن رجب، یہ پڑھنے کے بعد آپ ریاض الصالحین پر بھرپور توجہ دیں یہ بہت ہی بابرکت کتاب ہے، ریاض الصالحین کے ساتھ آپ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی شرح ریاض الصالحین سے مستفید ہو سکتے ہیں۔
- کتب عقیدہ: آپ کتاب التوحید از شیخ محمد بن عبد الوہاب پڑھیں اس کے ساتھ اس کی کوئی بھی شرح ملا لیں، ایسے ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب عقیدہ واسطیہ بھی پڑھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر مختصر رسائل بھی کتب عقیدہ میں شامل کریں، جیسے کہ: ابن رجب کی کتاب "تحقيق كلمة الإخلاص" اور اسی طرح ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب: "التحفة العراقية في الأعمال القلبية"
- ایسے ہی آپ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب زاد المعاد پڑھیں، انہی کی کتاب الوابل الصیب اور الداء والدواء کا مطالعہ کریں۔

ABM PrintTime

یہ ابتدائی مرحلے کی کتابیں ہیں، آپ ان کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اگر کسی ایسے ساتھی کو پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو آپ کی ان کتب کے پڑھنے میں معاونت کرے تو اس سے آپ کی معلومات میں بتدریج خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ

واللہ اعلم.

(تکفیر کے اصول وضوابط، ویب سائٹ اسلام سوال وجواب، فتوی نمبر 85102)

https://islamqa.info/ur/answers/85102/

161

مزید مثالیں

مثال اول: شروط التکفیر وموانع

مثال ثانی: الدعاء شروط وموانع

مثال ثالث: صلاۃ ووضوء

مثال رابع: صوم وزکاۃ وحج

1. ارکان وشروط الصلاۃ وموانع یانواقض الصلاۃ
2. ارکان شروط الوضوء ونواقض یاموانع الوضوء

ABM Print Time

3. ارکان وشروط الحج ومبطلات الحج

4. ارکان وشروط الزکاۃ مختصراً جاننا ضروری ہے

5. اسی طرح ارکان وشروط الصوم وموانع یا مفسدات الصوم جاننا ضروری ہے۔

162

دیکھیے: الفقہ وأدلتہ للزحیلي ومختصر الفقہ الاسلامي للتویجري، المغني لابن قدامۃ، شرح عمدۃ الفقہ لابن جبرین، شرح عمدۃ الاحکام وشرح بلوغ المرام لعبد اللہ الفوزان والتعلیقات الرضیۃ للالباني ونواب صدیق حسن خان والشوکاني ونیل الاوطار والسیل الجرار للشوکاني وتمام المنۃ للالباني سید سابق والدروس المہمۃ لعامۃ الآمۃ لابن باز، الشرح الممتع شرح زاد المستقنع لابن عثیمین، شروط وارکان العبادات للمدخلي ومحمد بن عبد الوہاب وبن باز اور الملخص الفقہي للشیخ صالح الفوزان جیسی کتابیں۔

163

6. مثلا: دعا اسی وقت درست ہوگی کہ اس کے شرائط مکمل ہو جائیں اور موانع مکمل ختم ہو جائیں۔

ہر چیز کے کچھ شرائط اور کچھ موانع ہوتے ہیں کسی پر بھی حکم اس وقت تک صادر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے تمام شرائط جمع ہو جائیں اور موانع ختم ہو جائیں، اگر کوئی شرط جمع نہ ہو یا کوئی مانع قائم ہو جائے تو حکم مکمل نہیں ہوگا۔

ABM Print Time

38. وَيُفْعَلُ الْبَعْضُ مِنَ الْمَأْمُورِ	إِنْ شَقَّ فِعْلُ سَابِرِ الْمَأْمُورِ
39. وَكُلُّ مَا نَشَأَ عَنِ الْمَأْذُونِ	فَذَاكَ أَمْرٌ لَيْسَ بِالْمَضْمُونِ

ترجمہ:

اور جو بجالائے ایسے عمل جو اس پر واجب تھا تو وہ مستحق ہو گا اس چیز کا جو اس کے لیے ہے عمل پر۔

بعض امور بجالاے جائیں اگر ہر کام کو ادا کرنا باعث مشقت ہو۔

اگر کوئی چیز سرزد ہو جائے اجازت کی بنیاد پر تو مواخذہ نہیں کیا جائے جائیگا ضمانت کے نام پر۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

164

1. جو کوئی آدمی ایسا کوئی عمل کرے جس کا کرنا اس پر لازم تھا۔اس عمل کی بنیاد پر جو کچھ بھی ہو جائے۔اسی کے حساب سے وہ جواب دہ ہو گا۔

2. مثال: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ کو کلائی سے کاٹ دیا۔وہ زخم اتنا سرایت کر گیا کہ وہ شخص تاب نہ لا سکا اور جان بحق ہو گیا۔ جس شخص نے اس کا ہاتھ کاٹا تھا وہ حاکم وقت کی طرف سے جلاد تھا جس نے اس شخص کے چوری کرنے کے جرم میں ہاتھ کاٹا تھا۔یہ کاٹنا حق بجانب تھا۔اس لئے اس صورت میں جلاد سے قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ بیت المال سے فوت شدہ کے لوگوں کی مدد کی جائے گی۔اگر اس مثال میں جلاد اور مجرم کی بجائے عام دو اشخاص ہوتے تو کاٹنے والے پر قصاص ہوتا۔

165

ABM PrintTime

3.اچھے اثر کی بنیاد کا نتیجہ اچھا برے اثر کی بنیاد کا نتیجہ برا۔

4.مثال: اگر کوئی شخص (راستہ میں) کنواں کھدوائے۔ راستہ سے گذرنے والا شخص اس میں گر جائے تو اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔

1- اگر کنویں کے مالک نے جان بوجھ کر لوگوں کے نقصان کے لیے کنواں کھدوایا تو اس پر دیت ہوگی۔

2- اگر مالک اپنے باغ میں کنواں کھدوایا اور کوئی بلا اجازت یا چور آکر اس میں گر جائے تو اس پر دیت نہیں ہوگی۔

40. وكلُّ حُكْمٍ دَائِرٌ مَعَ عِلّتِه ۔ وَهِيَ الَّتِي قَدْ أَوْجَبَتْ لِشِرْعَتِه

ترجمہ

اور تمام احکام گھومتے ہیں اپنے علت کے ساتھ۔ اور علت اس کو کہا جائے گا جس کی بنیاد پر وہ شرعی حکم لگا۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

166

1.العلة : تَبْنِيْ عَلَيْهَا وُجُوْدًا وَعَدَمًا

وہ چیز جس کی بناء پر کوئی فیصلہ یا حکم لگاتے ہیں ہونے یا نہ ہونے پر۔

167

ABM PrintTime

2.مثال:شراب حرام ہے اور اس کی علت حرمت "الخمر" ہے:**ما خامَرَ العَقْلَ**(بخاری:5588،4343، مسلم: 3032)،جو بھی عقل کو ڈھانپ لے اس پر وہی حکم لگے گا۔جیسا کہ شراب حرام ہے ویسے ہی نبیذ، چرس، گانجہ اور افیم۔

<u>168</u>

3.مثال:اگر کوئی شخص سفر کرے اور سفر میں نماز قصر کرتا ہے تو جائز ہے قصر کی علۃ سفر کی مشقت ہے۔

<u>169</u>

4.مثال: قیاس کے چار ارکان ہیں۔ جس میں سے ایک رکن علۃ ہے۔

<u>170</u>

5.ہمارے اور دوسرے مذاہب میں جو امتیازِ فرق ہے اس میں سے قیاس صحیح کا وجود بھی ہے جو محاسن اسلام میں سے ہے۔

5.محاسنِ اسلام:ایک مستشرق نے کہا کہ((**لا واجب مع العجز ولا محرم مع اضطرار**))کی وجہ سے اسلام ہر دور میں چلنے کے قابل اور عملی زندگی کیلیئے قابل قبول ہے۔

ABM PrintTime

41. وَكُلُّ شَرْطٍ لَازِمٌ لِلْعَاقِدِ   فِيْ الْبَيْعِ وَالنِّكَاحِ وَالْمَقَاصِدِ

ترجمہ

اور ہر شرط لازم ہے معاہد کے لیے خرید وفروخت، نکاح اور مقاصد میں۔

دلیل: المسلِمونَ على شروطِهم. (ابوداود:3594)

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

171

دلائل

1. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ۔(مائدہ:1)، ترجمہ: اے ایمان والو! عہد وپیماں پورے کرو۔

2. وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ۔(بنی اسرائیل:34)، ترجمہ: اور وعدے پورے کرو۔

وضاحت: عاقد طے کرنے والا۔

3. مثال: اگر بیچنے والے نے کہا کہ اس چیز کو خریدو۔ پہنچانے کی ذمہ داری میری۔

4. قال عمر رضی اللہ عنہ: مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ.(موطأمالک:2930، بیہقی:21211)

5. أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا به ما اسْتَحْلَلْتُمْ به الفُرُوجَ.(بخاری:2721، مسلم:1418)

6. فَما بَالُ رِجَالٍ مِنكُم يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا ليسَتْ في كِتَابِ اللهِ، فأيُّما شَرْطٍ ليسَ في كِتَابِ اللهِ، فَهو بَاطِلٌ. (بخاری:2563)

ABM PrintTime

42. إِلَّا شُرُوطاً حَلَّلَتْ مُحَرَّماً   أَوْ عَكْسَهُ فَبَاطِلَاتٌ فَاعْلَمَا

ترجمہ

مگر شروط جو حلال کردیں حرام کو یا اس کے برعکس پس وہ باطل ہیں۔ پس تم جان لو۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

172

شروط فی المعاملات کی چھ قسمیں ہیں: (شیخ سعد شثری)

1. جو مقتضی العقد (عقد کے تقاضے) کو مکمل کرے، منافی نہ ہو، بیع کا تقاضہ ہے ملکیت اور شرط لگائینگے، آپ کی ملکیت حوالہ کروں گا، تو یہ تاکید تقاضہ بیع ہوگی۔
2. مصلحت عقد کے موافق ہو، ثمن مؤجل کی شرط لگائے یا رہن کی شرط لگائے، ضمانت وکفالت کی شرط لگائے، یہ شروط بھی صحیح ہیں۔
3. دونوں عاقدین میں سے کسی ایک کا نفع پورا ہو رہا ہو جیسا کہ ایک ہفتہ تک فائدہ اٹھا کر تملیک حوالے کردوں گا تو یہ جائز ہے (وَاسْتَثْنَيْتُ عليه حُمْلَانَهُ إلى أَهْلِي (مسلم:715))، بعض نے کہا ایسی شرط صحیح نہیں، بعض نے کہا ایک شرط جائز ہے دوسری نہیں (لا شرطا في البيع)، مؤجل بیع میں مزید تاخیر پر جرمانہ صحیح نہیں۔

   ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ جب تک مقصد بیع کو فاسد نہ کرے جائز ہے، شرطیں چاہے ایک ہو یہ دو یا کئی مصالح کی خاطر جائز ہے۔
4. معلق عقد: فلاں آدمی لے گا تو میں بھی لونگا۔ بالجزم نہ ہو

ABM PrintTime

5. عقد پر عقد: میں یہ گھر کرایہ پر دوں گا اس شرط پر کہ تم اپنی کار مجھے بیچو گے (**نهى رسولُ اللهِ ﷺ عن بيعتينِ في بَيعةٍ**(ابو داود: 3461، ترمذی: 1231، نسائی: 4632))

6. وہ شرط جو بیع کے مناقض ہو: میں بیچوں گا لیکن حوالہ نہیں کروں گا، میں بیچوں گا لیکن آپ کسی کو نہیں بیچنا۔ یہ شرط باطل ہے۔

ABM PrintTime

43. تُستَعمَلُ القُرعَةُ عِندَ الْمُبْهَمِ مِنَ الْحُقُوقِ أَوْ لَدَى التَّزَاحُمِ

ترجمہ

استعمال کیا جائے گا قرعہ کو حقوق میں مبہم کے وقت یا حقوق میں جبکہ تزاحم (ٹکراو) ہو۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

173

1. ابہام: انگوٹھے کو کہتے ہیں۔جب بھی انسان کے اندر ابہام یا اشکال پایا جاتا ہے تو وہ سوال کرتا ہے۔

2. بعض اوقات مستحق کی وضاحت نہ ہو بلکہ سوالیہ نشانی ہو اور نا معلوم ہو یا معلوم ہو لیکن کئی ایک ہوں جبکہ چیز ایک ہی کو دی جاسکتی ہے سب کو نہیں۔

174

3. دلائل:

1. فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (الصافات: 141)
2. وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ (آل عمران: 44)

175

4. قرعہ اندازی تقدیر وقسمت یا منتقل یا سفر کا فیصلہ یا وہم کے ڈر سے کرنا جائز نہیں جیسے کفار قریش تطیر کرتے تھے۔

5. مثال: کسی چیز کے دعوی کرنے والے چار ہیں۔اور چاروں حق دار ہیں اور چیز ایک ہی ہو تو ایسے میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

6. تزاحم: امیدوار زیادہ ہونے کی وجہ ٹکراؤ کی صورت اختیار کر جائے۔

ABM PrintTime

7.1 المبہم: جن کے بارے میں معلوم نہ ہو۔

مثال: اگر اس کو تحفہ دینا ہو جو ٹائم پر آئے لیکن چاروں بھی ٹائم پر آگئے تو پھر قرعہ اندازی کے ذریعہ حل کیا جائے۔
مساوی ہو تو ہی قرعہ استعمال کریں گے۔

176

7. عبادات اور معاملات میں فرق

مثال: عبادات میں مبہم ہو یعنی جملہ پانچ نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھی اور چار نہ پڑھی ہوں تو احتیاطا پانچ نمازیں دہرائے، اگر حقوق العباد میں مبہم ہو تو قرعہ اندازی کی جائے گی۔

ABM PrintTime

44. وإِنْ تَساوَى العَمَلانِ اجْتَمَعَا   وفُعِلَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَمِعَا

ترجمہ:

اگر کوئی عمل دونوں مساوی ہوں اور دونوں جمع ہو جائیں تو اس میں سے ایک کو کیا جائے گا پس تم سن لو۔

بعض نسخے میں

وفُعِلَ إِحدَاهُمَا فَاسْتَمِعَا

بعض نسخے میں

وفِعْلُ أَحدِهِمَا فَاسْتَمِعَا

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

177

مثال: اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کے روزوں کا اہتمام کرتا تھا—اور اسی میں ایام بیض آجائیں تو اس کو دہرا ثواب ملے گا۔

178

وضاحت: "تداخل" کہتے ہیں۔ جنس واحد کے اعمال ہوں، دونوں بھی مقصود لذاتہ نہ ہوں یا ایک مقصود لذاتہ نہ ہو۔

179

مثال 1: مسجد میں داخل ہو کر نفل پڑھا اور تحیۃ المسجد نہ پڑھا تو ایک میں دونوں پورے ہو گئے نیت سے۔

180

ABM PrintTime

مثال 2: کسی نے ہوا خارج کی پھر ایک اور مرتبہ لیکن آخر میں وضو ایک ہی مرتبہ کافی ہے۔

181

مثال 3: نوٹ: ایک میں دو وجوہ (دو صورتیں) ہوں تو دونوں میں سے کسی ایک کو کرلیں تو جائز ہے۔ (ثنا یا دعاء استفتاح) دونوں میں اختیار ہے۔

ABM PrintTime

45.وَكُلُّ مَشْغُولٍ فَلاَ يُشغَّلُ مِثَالُهُ المَرْهُوْنُ وَالمُسَبَّلُ

ترجمہ:

ہر مشغول کو کام نہیں دیا جائے گا اس کی مثال رہن رکھے ہوئے اور فی سبیل اللہ کی ہے۔

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

182

المسبل أى في سبيل الله

مثال: کوئی بھی چیز جو کسی کام کے لیے وقف کر دی جائے–اس پر دنیوی کوئی اور کام کرنا جائز نہیں۔ جو اس وقف شدہ سے ٹکراجائے۔

ABM PrintTime

46. وَمَنْ يُؤَدِّ عَنْ أخِيْهِ وَاجِباً   لَهُ الرُّجُوعُ: إِنْ نَوَى يُطَالِبا

ترجمہ:

اور آدمی اپنے بھائی کی طرف سے واجب ادا کر دے–تو اس کے لئے رجوع کا حق ہے اگر وہ مطالبہ کا ارادہ و نیت کرے۔

شرح و مثالیں و بعض فقہی نکات:

183

مثلاً: کسی شخص پر دکان دار کے کچھ پیسے رہ گئے ہوں–اور وہ ادا نہ کیا ہو۔ اس شخص کے دوست نے وہ پیسے اداء کر دیئے–تو دوست کو حقِ رجوع حاصل ہے اگر وہ مطالبہ کا ارادہ کرے۔((هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ)) شریعت کے واجبات کو وہ اجازت کے ساتھ ادا کرے تو جائز ہے۔

184

شریعت میں جہاں نیابت جائز ہے صرف وہاں اجازت ہے لیکن جہاں نیابت جائز نہیں وہاں نہیں، جیسے فرضِ عین صلوۃ کی ادائیگی ہے اس میں نیابت جائز نہیں

185

مثلاً: اگر کوئی شخص زکوۃ ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہے۔ اور اس کا دوست اس کی اجازت کے ساتھ زکوۃ دے دے تو اس پر فرض ساقط ہو جائے گا۔

ABM PrintTime

47. وَالوَازِعُ الطَّبْعِي عَنِ العِصْيَانِ	كـالـوَازِعِ الشَّرْعِيِّ بِلاَ نُكـرَانِ

48 . وَالـحَـمْـدُ لِلّـهِ عَـلـى التَّـمَـامِ	فِـي الْـبَـدْءِ وَالـخِـتَامِ وَالـدَّوَامِ
49. ثُـمَّ الصَّـلاَةُ مَـعْ سَـلامٍ شَـايِـعِ	عَلَى النَّبِـي وَصَحْـبِـهِ وَالتَّـابِـعِ

ترجمہ:

شریعت اور فطرت دونوں متضاد نہیں ہیں، منکر یا گناہ کو برا سمجھنے میں۔

اتمام پر ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں شروع میں اختتام پر اور ہمیشہ

پھر درود ہو تمام تر سلامتی کے ساتھ نبی، صحابہ اور اتباع کرنے والوں پر

شرح ومثالیں وبعض فقہی نکات:

لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلّا بِاللهِ کے چار صور ہیں:

1. کچھ لوگ برائی سے دور اور اچھائی سے بھی دور ہے۔ یہ غلط ہے
2. کچھ لوگ برائی میں آگے اور اچھائی میں بھی آگے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے
3. کچھ لوگ برائی میں آگے اور اچھائی میں پیچھے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے
4. کچھ لوگ برائی میں پیچھے اور اچھائی میں آگے ہیں۔ یہ صحیح راستہ ہے

لہذا لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلّا بِاللهِ پڑھتے وقت اس شعور کے ساتھ دعا کریں کہ برائی سے پلٹنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں سوائے اللہ کی توفیق ومدد سے۔

نوٹ: اگر کسی کو طبعی طور پر برائی سے دور رہنے کی عادت ہو تو اس پر یہ اللہ کا کرم اور اس کی نعمت ہے۔

ABM PrintTime

الحمد لله

ABM PrintTime